سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2017

سوموار،30۔اکتوبر2017

(یوم الاثنین،9۔صفر المظفر1439ھ)

سولہویں اسمبلی: بتیسواں اجلاس

جلد32: شمارہ11

669

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ30۔اکتوبر2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال16-2015پر بحث

ایک وزیر پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال16-2015 پر بحث کے لئے ایوان میں تحریک پیش کریں گے۔

671

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا بتیسواں اجلاس

سوموار، 30۔اکتوبر 2017

(یوم الاثنین، 9۔صفر المظفر 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 46 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

فَلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ① الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ②

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ③ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ
فَاعِلُوْنَ ④ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ⑤ اِلَّا عَلٰى
اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ⑥ فَمَنِ
ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ⑦

سورۃ المومنون آیات 1 تا 7

بے شک ایمان والے رُستگار ہو گئے (1) جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں (2) اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑے رہتے ہیں (3) اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں (4) اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں (5) مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کی مِلک ہوتی ہیں کہ (ان سے) مباشرت کرنے سے انہیں ملامت نہیں (6) اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی حد سے) نکل جانے والے ہیں (7)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی مثل مصطفیؐ کا کبھی تھا نہ ہے نہ ہو گا
کسی اور کا یہ رُتبہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہو گا
انہیں خلق کر کے نازاں ہوا خود ہی دستِ قُدرت
کوئی شاہکار ایسا کبھی تھا نہ ہے نہ ہو گا
میرے دامنِ طلب کو ہے انہی کے دَر سے نسبت
کسی اور سے یہ رشتہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہو گا
سرِحشر اُن کی رَحمت کا صبیحؔ میں ہوں طالب
مجھے کچھ عمل کا دعویٰ کبھی تھا نہ ہے نہ ہو گا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

باؤاختر علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

روڈ بلاک ہونے کی وجہ سے معزز ممبران اسمبلی کو مشکلات کا سامنا

باؤاختر علی: جناب سپیکر! آج معزز ممبران کی تعداد اس لئے کم ہے کیونکہ تمام roads block ہیں۔ اسمبلی آنے کے لئے معزز ممبران کے لئے صرف ایک ہی راستہ جو کہ کوپر روڈ کی طرف سے آتا ہے میسر تھا لیکن بدقسمتی سے ٹریفک پولیس یا اسمبلی سکیورٹی نے آج اس سڑک کو بھی عام ٹریفک کے لئے کھولا ہوا ہے۔ ایسا کیوں کیا گیا ہے؟ اس کی وجہ مجھے معلوم نہیں۔ کوپر روڈ سے پیچھے منٹگمری روڈ پر معزز ممبران اسمبلی اپنی گاڑیاں چھوڑ کر اگر پیدل اسمبلی آنا چاہیں تو آسکتے ہیں۔ اسمبلی سے ملحقہ روڈ جو کہ اسمبلی ممبران کے لئے اسمبلی آنے کا واحد راستہ ہے آج وہ بھی رُکا ہوا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں بھی آپ کی اجازت سے اسی حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں کہ اس کا کوئی proper انتظام ہونا چاہئے کیونکہ ٹریفک پولیس کا روّیہ انتہائی قابل مذمت ہے۔ عام آدمی کے ساتھ وہ جو سلوک کرتے ہیں سو کرتے ہیں لیکن ایم پی ایز کی گاڑیاں جن کے اُوپر ایم پی ایز کی نمبر پلیٹس لگی ہوتی ہیں ان کے لئے بھی وہ barrier ہٹانے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور اشارے کر کے بتاتے ہیں کہ آپ اُدھر سے جائیں۔ آج مجھے بھی ایک ٹریفک کانسٹیبل سے بحث کرنی پڑی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس سے کہا کہ مجھے اسمبلی جانا ہے اور آپ مجھے منٹگمری روڈ کی طرف بھیج رہے ہیں کہ گاڑی اُدھر لے جائیں تو میں وہاں سے گزر کر اسمبلی کیسے جاؤں گی؟ میں اسمبلی کے پیچھے کھڑی تھی اور وہ مجھے اسمبلی آنے کے لئے گزرنے کا راستہ نہیں دے رہا تھا اور barrier نہیں ہٹا رہا

تھا۔ان کو کم از کم یہ دیکھنا چاہئے کہ اگر مال روڈ پر دھرنا ہے اور آپ ایم پی ایز کی گاڑیاں کو پر روڈ سے نہیں گزرنے دیں گے تو پھر وہ اجلاس میں کیسے آئیں گے ؟

جناب سپیکر: کل CTO لاہور کو اِدھر اسمبلی میں بُلوائیں۔ دس بجے تو ہمارا اجلاس شروع ہو جائے گا اس لئے آپ ان کو کل ساڑھے نو بجے بُلائیں۔ اس کا کچھ علاج کرتے ہیں۔

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: آج پہلا سوال نمبر 2874 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2877 بھی محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3697 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا بصورت دیگر یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 3895 جناب احمد شاہ کھگہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4674 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حویلی لکھا میں سرکاری پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*4674: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) حویلی لکھا ٹاؤن ضلع اوکاڑہ میں سرکاری پانی کی فراہمی کے لئے اس وقت کتنے کنکشن گھروں کو فراہم کئے گئے ہیں؟

(ب) ان سے محکمہ کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنی آمدن ہوئی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ شہر کے لوگوں کو پانی کی فراہمی کے لئے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کون کون سی سکیمیں شروع کی گئیں؟

(د) ان سکیموں کے لئے کتنا کتنا بجٹ مختص کیا گیا اور یہ کن سکیموں پر خرچ کیا گیا، سال وار اور علاقہ وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ہ) ان میں سے کتنی سکیمیں کب مکمل ہوئیں اور کتنی ابھی تکمیل کے مراحل میں ہیں ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) حویلی لکھا ٹاؤن ضلع اوکاڑہ میں سرکاری پانی کی فراہمی کے لئے اس وقت 1200 کنکشن گھروں کو فراہم کے گئے ہیں۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران آمدنی کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

سال 13۔2012	-/5,76,797 روپے
سال 14۔2013	-/5,95,953 روپے
سال 15۔2014	-/6,44,620 روپے
سال 16۔2015	-/4,50,431 روپے
سال 17۔2016	-/5,59,944 روپے
ٹوٹل	-/28,27,745 روپے

(ج) مروجہ پالیسی کے مطابق محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واٹر سپلائی کی سکیمیں لگاتا ہے اور متعلقہ یوزر کمیٹی اور لوکل گورنمنٹ کے ادارہ کو ٹرانسفر کر دیتا ہے تاہم میونسپل کمیٹی نے پانی کی فراہمی کے لئے کوئی منصوبہ نہ لگایا ہے۔

(د) جواب (ج) میں درج ہے۔

(ہ) جواب (ج) میں درج ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(الف) سے متعلق ہے کہ کیا موجودہ واٹر سپلائی سکیموں میں اتنی گنجائش ہے کہ وہاں سے گھروں کو کنکشن دیئے جا سکیں اور اگر ہے تو یہ گنجائش کتنے کنکشن کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

جناب سپیکر! اگر کوئی ایک یا دو گلیوں کی extension ہوتی ہے تو وہاں پر واٹر سپلائی کی لائن lay کر دی جاتی ہے لیکن اگر اس آبادی سے فاصلے پر کوئی نئی آبادی بنتی ہے یعنی درمیان میں زیادہ فاصلہ ہے تو پھر ممکن نہیں کہ اسے موجودہ واٹر سپلائی لائن کے ساتھ connect کیا جائے۔ اس علاقے میں پانچ میں سے چار ٹیوب ویلز کام کر رہے ہیں اور ان کے پانی کو ہم مزید connections کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اُس لائن سے مزید کتنے کنکشن لگ سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

جناب سپیکر! ان چار ٹیوب ویلوں سے مزید 400 سے 500 کنکشن لگ سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ مزید آبادی کے لئے water supply lines ہوں یا ملحقہ لائن سے connect کیا جا سکتا ہو۔ اگر کوئی نئی ہاؤسنگ کالونیاں یا نئی آبادیاں بنی ہیں تو اُس کے لئے بجٹ چاہیے اور پھر اُس کے بعد ہی نئے کنکشن ممکن ہوں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری نے کہا ہے کہ وہاں کی میونسپل کمیٹی پانی کے لئے منصوبہ فراہم نہیں کر رہی تو میری گزارش یہ ہے کہ مذکورہ میونسپل کمیٹی پانی کی فراہمی کے لئے منصوبے کیوں نہیں بناتی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس سے پہلے ٹی ایم اے کا سسٹم تھا اُس وقت ٹیوب ویل install کئے گئے۔ پانی کی فراہمی کے منصوبوں کا کام پبلک ہیلتھ انجینئرنگ والوں کے پاس ہوتا ہے کیونکہ اُن کے پاس انجینئرنگ سٹاف ہوتا ہے جو کہ پانی اور سیوریج کے حوالے سے زیادہ بہتر نظام بنا سکتے ہیں۔ ابھی نئی میونسپل کمیٹیاں کام کر رہی ہیں تو وہ مقامی سطح پر فیصلہ کریں گے کہ انہوں نے کہاں کہاں پر نئے ٹیوب ویل لگانے ہیں یا پانی کی فراہمی کرنی ہے۔ میرے خیال میں مقامی نمائندے اپنے چیئرمین کے ساتھ مل کر جو بھی فیصلہ کریں گے وہ اُن کے علاقے کی فلاح کے لئے بہتر ہی ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال بھی محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4789 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی-127 سیالکوٹ خان پور سیداں میں سیلاب کی وجہ سے متاثرہ سڑکوں سے متعلقہ تفصیلات

*4789: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-127 سیالکوٹ میں خان پور سیداں میں گزشتہ سال سیلاب کی وجہ سے سڑکوں کو کافی نقصان پہنچا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ کی مین سڑک پر موجود دو پختہ پلیاں بھی تباہ ہو گئی جو ہزاروں مکینوں کی آمدورفت کا ذریعہ تھیں؟

(ج) کیا حکومت ان پلیوں کی فی الفور تعمیر کر کے وہاں کی آبادی کا یہ مسئلہ حل کرنے کے لئے تیار ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی تاخیر کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) جی، ہاں!

(ب) جی، ہاں!

(ج) 15-2014 سیلاب کے تحت بحالی سڑکات پروگرام کے تحت ایک پلی تیار ہو گئی ہے جبکہ دوسری پلی کی تعمیر کا کام شروع کیا جا رہا ہے بہر حال راستہ عارضی طور پر مٹی ڈال کر بحال کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جز (ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ 15-2014 میں سیلاب کے تحت بحالی سڑکات پروگرام کے تحت ایک پُلی تیار ہوئی جب کہ دوسری پُلی کی تعمیر کا کام شروع کیا جا رہا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مذکورہ پُلی کی تعمیر میں اتنی تاخیر کیوں ہو رہی ہے کیونکہ وہاں پر مٹی پھینک کر عارضی طور پر گزارا کیا جا رہا ہے تو جب بارش ہوتی ہے تو وہاں کے لوگوں کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو اس پُلی کی تعمیر میں اتنی تاخیر کیوں ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جب یہ سوال اسمبلی میں بھیجا گیا تب وہ پُلی زیر تعمیر تھی اور اب fresh status کے مطابق مذکورہ پُلی 2016 میں مکمل ہو گئی ہے اور اس پر کوئی 25 لاکھ 19 ہزار روپے لاگت آئی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ یہاں پر موجود ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ کا فون آیا تھا کہ روڈز بلاک ہیں اور میں اسمبلی کی طرف آ رہا ہوں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! روڈز بلاک ہونے کی وجہ سے سیکرٹری صاحب اسمبلی میں نہیں پہنچ سکے لیکن ایڈیشنل سیکرٹری موجود ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، مجھے پتا ہے کیونکہ میں بھی بڑی مشکل سے اسمبلی تک پہنچا ہوں۔ اُن کے لئے آج معافی کا دن ہے اگر آئندہ ایسا ہو گا تو پھر ہم دیکھیں گے۔ اگلا سوال نمبر 6461 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں وہ بھی کہیں راستے میں ہوں گے۔ اگلا سوال نمبر 6463 بھی جناب محمد ارشد ملک، (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 6997 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

عزیز بھٹی ٹاؤن فتح گڑھ لاہور میں صفائی سے متعلقہ تفصیلات

*6997: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عزیز بھٹی ٹاؤن فتح گڑھ ڈسپنسری حمید پورہ، مراد پورہ روڈ لاہور پر کوڑا کرکٹ ڈالنے کے لئے 6/8 کنٹینرز پڑے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کنٹینرز سے آٹھ سے دس دن بعد کوڑا کرکٹ اٹھایا جاتا ہے جس وجہ سے علاقہ میں ہر وقت تعفن پھیلا رہتا ہے؟

(ج) کیا حکومت ان کو یہاں سے ہٹانے اور کسی دوسری جگہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست ہے کہ فتح گڑھ ڈسپنسری پر تین، حمید پورہ میں دو اور مراد پورہ روڈ پر تین کنٹینر پڑے ہوئے ہیں

(ب) درست نہ ہے۔ البراک کمپنی کے ملازمین مذکورہ کنٹینر روزانہ کی بنیاد پر خالی کرتے ہیں۔

(ج) محکمہ کو علاقہ کے لوگوں سے کنٹینر ہٹانے کی شکایت آج تک موصول نہ ہوئی اور ان کو یہاں سے کسی دوسری جگہ منتقل کیا گیا تو صفائی کے کام میں دشواری پیش آئے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ درست ہے کہ فتح گڑھ ڈسپنسری پر 3، حمید پورہ میں 2 اور مراد پورہ روڈ پر 3 کنٹینر پڑے ہوئے ہیں۔ کوڑا کرکٹ کے یہ کنٹینر سکولوں کے آگے، ڈسپنسریز کے آگے اور ایسی جگہ پر رکھے جاتے ہیں جہاں پر عوام کی بہت زیادہ آمدورفت ہوتی ہے۔ لوگوں کو اس مشکل سے نکالنے کے لئے یہ کوئی ارادہ رکھتے ہیں کہ ان کنٹینرز کو ایسی جگہوں سے move کر دیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! جز (ج) میں محکمہ نے جواب دیا ہے کہ ان کنٹینرز کو اگر دوسری جگہ منتقل کرتے ہیں تو پھر چھوٹی گلیوں سے جو کوڑا کرکٹ جمع ہوتا ہے اُس کو کنٹینرز تک لانے میں اور پھر ٹرک پر کوڑا کرکٹ لے کر جانے میں مشکل پیش آتی ہے۔ یہ تھوڑا کھلا ایریا ہے جس وجہ سے کنٹینرز کا کوڑا اُٹھانے والا ٹرک آسانی سے وہاں پہنچ جاتا ہے اور ان کنٹینرز کو روزانہ کی بنیاد پر سکول یا ڈسپنسری ٹائم سے پہلے صبح سات بجے سے آٹھ بجے کے درمیان clear کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے کوئی شکایت ہو تو چونکہ مقامی حکومتیں وجود میں آ چکی ہیں اور لاہور کارپوریشن کے چیئرمین صفائی کے معاملات کی نگرانی کرتے ہیں اور کنٹینرز رکھنے کے حوالے سے لوکل یونین کونسل کے چیئرمینوں کے ساتھ بھی مشاورت کی جاتی ہے اور اُن کی مشاورت سے ہی ان کنٹینرز کو دائیں بائیں کیا جاتا ہے اور ابھی تک locally ہمیں اس طرح کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں معزز پارلیمانی سیکرٹری کی اس بات سے اتفاق نہیں کرتا کیونکہ اگر یہ معاملہ اسمبلی تک پہنچ گیا ہے اور پھر بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ شکایت نہیں ہے۔ انہی چاہیے کہ سکولوں اور ڈسپنسریوں کے سامنے سے یہ کنٹینرز خود ہی ہٹا دیں تاکہ عوام کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! ہم اس کو دیکھ لیتے ہیں لیکن اکثر ایسے ہوتا ہے کہ یہ کنٹینرز سائیڈ پر جو دیوار ہوتی ہے اُس

کے ساتھ رکھے جاتے ہیں اور دروازہ کے ساتھ رکھنے سے اجتناب کیا جاتا ہے اور اگر ایسا ہے تو ہم check کروا لیتے ہیں اور remove کروا دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جملہ وزراء صاحبان! میرے پاس تقریباً تمام معزز ممبران کی طرف سے general complaint آئی ہے کہ آج سارے راستے بند ہیں جس کی وجہ سے معزز ممبران کا اسمبلی پہنچنا مشکل ہوا ہے اس کے بارے میں اگر آپ کچھ بتا سکتے ہیں تو ان کو بتا دیں۔ اگر وہ مشکل دور ہو سکتی ہے تو وہ بھی بتا دیں اور اگر وہ مشکل دُور نہیں ہو سکتی تو پھر ان سوالات کو pending کر دیتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 7062 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو well and good ورنہ اب ہم دیکھ کر فیصلہ کرتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 7082 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 7177 بھی الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے ان کے سوالات کو بھی وقفہ سوالات تک pending کیا جائے۔ اگلا سوال نمبر 7530 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کر دیا جائے۔ اگلا سوال نمبر 7550 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میڈیا کے دوست بائیکاٹ کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ اور میاں محمد اسلم اقبال جا کر معلوم کریں کیا معاملہ ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اگر آپ کا سوال آئے گا تو اس سوال کو آپ ان کے آنے تک pending کر لیں گے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 7598 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: ضلعی حکومت کے شروع کردہ ترقیاتی منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*7598: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) یکم جون 2013 سے آج تک کون کون سے ترقیاتی کام ضلعی حکومت گجرات نے شروع کئے ان منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(ب) یہ منصوبہ جات کن کن کی سفارشات پر شروع کئے گئے؟

(ج) ان میں سے کتنے منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی زیر تکمیل ہیں؟

(د) کتنے اور کون کون سے منصوبہ جات میں غیر معیاری کام ہونے کی شکایات موصول ہوئی ہیں اور ان پر کیا کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع کے تمام منصوبہ جات کی تحقیقات CMIT کی انجینئرنگ ونگ سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یکم جون 2013 سے 31.12.2017 تک ضلعی حکومت گجرات نے جو ترقیاتی کام شروع کئے ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ منصوبہ جات معزز ممبران اسمبلی، ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹی / ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی کی سفارشات پر شروع کئے گئے۔

(ج) 891 منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں اور 129 منصوبہ جات ابھی زیر تکمیل ہیں۔

(د) جن منصوبہ جات کے بارے میں شکایت موصول ہوئی متعلقہ محکمہ کو ہدایت کی گئی کہ نقائص کو فوراً دور کیا جائے۔ ایک عدد FIR بھی درج کرائی گئی۔

(ہ) ہمارے متعلق نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جز(د) میں کہا ہے کہ جن منصوبہ جات کے بارے میں شکایت موصول ہوئی متعلقہ محکمہ کو ہدایت کی گئی کہ نقائص کو فوراً دور کیا جائے۔ ایک عدد FIR بھی درج کرائی گئی۔ مجھے جو تفصیل دی گئی ہے اس کے جز(د) میں لکھا ہوا ہے کہ کتنے اور کون کون سے منصوبہ جات میں غیر معیاری کام ہونے کی شکایات موصول ہوئی ہیں اور ان میں کیا کیا ایکشن لیا گیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ کسی کام کے غیر معیاری ہونے کی شکایت موصول نہیں ہوئی۔ کیا ان کا یہ جواب درست ہے یا جو سب کو دکھایا ہے وہ ٹھیک ہے؟ یہ انہی کا annexure ہے اور انہی کا جواب ہے۔ ان میں سے کون سا درست مانا جائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! سوال میں پورے ضلع گجرات کی جتنی ڈویلپمنٹ کی سکیمیں تھیں ان کے حوالے سے تفصیلات مانگی گئی تھیں۔ اس میں مختلف محکمہ جات تھے، اس میں لوکل گورنمنٹ کے محکمہ کی بھی فہرست لگی ہوئی ہے تو لوکل گورنمنٹ کو کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ اسی طرح لائیو سٹاک کا جو محکمہ ہے اس کی بھی فہرست لگی ہوئی ہے اس کو بھی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ اسی طرح سے ہیلتھ والوں نے بھی لکھا ہے کہ کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔ یہاں پر جو ایف آئی آر کا ذکر ہے تو یہ ہمیں مواصلات و تعمیرات کے ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے کسی منصوبے میں کنٹریکٹر اور دوسرے لوگوں کے خلاف FIR کٹوائی تھی۔ لوکل گورنمنٹ کے جو ڈویلپمنٹ کے کام تھے ان میں کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔ اگر کوئی شکایت ہے تو ہم اس کی انکوائری کرانے کے لئے تیار ہیں۔ اگر معزز ممبر کسی بھی منصوبے کی نشاندہی کریں گے تو ہم محکمانہ انکوائری کرانے کے لئے تیار ہیں۔ ہم نے overall تمام محکموں سے منصوبہ جات کی تفصیل لے کر ایوان میں پیش کی ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے اور annexure دیا ہے وہ بالکل مختلف ہیں۔ ایک جگہ پر کہتے ہیں کہ جن منصوبہ جات کے بارے میں شکایت موصول ہوئی متعلقہ محکمہ کو ہدایت کی گئی کہ نقائص کو فوراً دور کیا جائے۔ ایک عدد FIR بھی درج کرائی گئی۔ کیا FIR مذاق ہے؟ یہ اس وقت درج ہوتی ہے جب موقع پر ہر چیز پکڑی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! یہ دوسری طرف کہتے ہیں کہ کسی کام کے غیر معیاری ہونے کی شکایت موصول ہی نہیں ہوئی۔ یہ دونوں جواب انہی کے ہیں کسی اور کے تو نہیں ہیں۔ یہ بالکل غلط جواب ہے۔ اس کے آگے جائیں گے تو آگے اور بھی غلطیاں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں نے وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے۔

جناب سپیکر: آپ جواب دینے سے پہلے ان کو دکھالیا کریں کہ ہم یہ جواب دے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس میں بنیادی clerical mistake یہ ہوئی ہے کہ تمام محکموں سے جو جواب آیا ہے وہ علیحدہ علیحدہ لگا دیا گیا ہے، جس محکمہ کو کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی اس نے آخر میں بتایا ہے کہ ہمیں ڈویلپمنٹ کے کام کے حوالے سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔ اسی طرح لوکل گورنمنٹ چونکہ ہمارا متعلقہ محکمہ ہے اس کے حوالے سے ہمیں کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! یہ ایف آئی آر محکمہ مواصلات و تعمیرات نے درج کرائی ہے اور اس سے بڑی مشکل سے ہم نے جواب منگوایا ہے۔ معزز ممبر نے پورے ضلع گجرات کی ڈویلپمنٹ کا پوچھا تھا اس لئے ہم نے مناسب نہیں سمجھا کہ ہم صرف لوکل گورنمنٹ کے متعلق جواب دیتے۔ ہم نے ہیلتھ، لائیو سٹاک، جنگلات اور دیگر محکموں سے بھی جواب منگوایا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ ڈویلپمنٹ ضلعی حکومت نے کرائی ہے۔ میرا سوال ضلعی حکومت کے بارے میں تھا۔ اس سوال کی heading ہی یہ ہے کہ:

"گجرات ضلعی حکومت کے شروع کردہ ترقیاتی منصوبہ جات"

تو یہ جواب ہے ہی غلط۔ یہ ایک جگہ کہتے ہیں کہ ایف آئی آر درج کرائی ہے اور دوسری جگہ کہتے ہیں کہ کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کون سا جواب ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے محکمہ جات کے حوالے سے بتادیا ہے اور ایک ایف آئی آر بھی درج ہوئی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! مجھے بھی پتا ہے کہ ایف آئی آر بھی درج ہوئی ہے، بندے بھی گرفتار ہوئے ہیں اور سارا کچھ ہوا ہے۔ وہاں فراڈ بھی چل رہے ہیں، انکوائریاں بھی چل رہی ہیں اور ساری چیزوں کو یہ گول کر گئے ہیں۔ انہوں نے جواب میں ایک طرف کہا ہے کہ کچھ بھی نہیں ہے اور دوسری طرف کہتے ہیں کہ ایف آئی آر درج ہوئی ہے۔ ان کا جواب کون سا صحیح ہے وہ بتا دیں۔

جناب سپیکر: آپ ان کو شاباش دیں کہ انہوں نے 891 منصوبے مکمل کر لئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اگر ان کی طرف آتے ہیں تو انہوں نے جو فہرست دی ہوئی ہے جس میں کل 164 منصوبے ہیں باقی کدھر گئے ہیں تو یہ جواب نامکمل ہے۔ وہاں آدھی آدھی سڑکیں بنی ہوئی ہیں اور آدھی پڑی ہوئی ہیں، لوگوں کی گزر گاہ کے حالات بہت خراب ہیں۔ یہ سوال آنے کا مقصد یہ ہے کہ اس بات کا نوٹس لیں اور سوال یہاں پر پیش ہونے تک معاملات کو ٹھیک کر لیا جائے۔ آپ دیکھ لیں کہ یہ سوال کس تاریخ کو آیا ہے، کس تاریخ کو یہ جواب دے رہے ہیں اور جواب بالکل ہی غلط ہے۔ اس جواب کو کسی جگہ پر نہیں مانا جاسکتا۔ ان سے جب سارے منصوبے پوچھے گئے ہیں۔ یہ ایک طرف کہتے ہیں کہ منصوبے 813 ہیں، دوسری طرف تفصیل دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے تو یہ تفصیل 164 منصوبوں کی ہے۔[******] ان کا جواب بالکل غلط ہے۔ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں تو آپ کا سٹاف اسے دیکھ لے۔ یہ محکمہ کا اسمبلی کے ساتھ مذاق ہے۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ میاں صاحب! آپ اس ایوان کے تقدس کا خیال کیجئے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔ انہوں نے اپنے طور پر صحیح لکھا ہو گا۔ اس میں تشنگی کو دور کر دیں گے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! 164 منصوبے گلیوں کے حوالے سے ہیں۔ اس سے آگے جائیں تو لوکل گورنمنٹ نے بھی چھ منصوبے مکمل کئے ہیں۔ اس کے بعد جنگلات کے تین منصوبے ہیں جن میں سے ایک مکمل اور دو زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح ہیلتھ کے منصوبہ جات ہیں۔ اسی طرح بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے 268,214,93 اور 17-2016 کے 100 منصوبہ جات ہیں، ان سب کو ملا کر 900 سے زائد منصوبہ جات بنتے ہیں۔ یہ صرف سڑکوں کے منصوبے نہیں ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! تفصیل آپ کے سامنے ہے۔ آپ اس کو چیک کر لیں۔ یہ جواب ہر لحاظ سے بالکل غلط ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے بہت محنت کی ہے لیکن آپ مانتے نہیں ہیں۔ انہوں نے کوئی بات نہیں چھپائی۔ میں کیسے کہوں کہ یہ نامکمل جواب ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ ایک طرف کہتے ہیں کہ FIR درج ہوئی ہے اور دوسری طرف کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی شکایت موصول ہی نہیں ہوئی۔ میں اسمبلی کے floor پر کہتا ہوں کہ میں نے اس سکیم کے بارے میں پوچھا تھا۔ یہ کہتے ہیں کہ کوئی شکایت نہیں ہے۔ یہ آپ کے سامنے ہے۔ آپ اپنے سٹاف سے پوچھ لیں تین قسم کا جواب آیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! شاید کوئی annexure miss ہو گیا ہے جس کی وجہ سے وہ سکیم، ان کے پاس جو تفصیل ہے اس میں نہیں ہے۔ اگر ان کے ذہن میں کوئی خاص ایسی سکیم جہاں پر کرپشن ہوئی ہے یا منصوبے میں کوئی سڑک یا بلڈنگ ٹھیک نہیں بنی تو یہ اس کی نشاندہی کریں ہم انشاء اللہ ان کے خلاف کارروائی کرواتے ہیں۔ اگر ہمارا محکمہ صرف اپنی سکیموں کے بارے میں بتاتا تو وہ صرف پونے دو سو یا دو سو کے قریب بنتی تھیں لیکن انہوں نے چونکہ پورے گجرات سے سکیمیں اکٹھی کرنی تھیں اس لئے ہیلتھ کے ہسپتال،

ڈسپنسریاں، بلڈنگز اور سکولز ساری ہی سکیمیں اس میں آگئیں جس کی وجہ سے یہ جنگ بن گئی ہے تو معزز ممبر اگر کسی منصوبے کی نشاندہی کریں گے تو ہم اس پر کارروائی کروانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کو دوبارہ verify کروالیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ایک ہی سوال کے دو جواب ہیں تو ایک جواب میں کچھ اور دوسرے میں کچھ کہا گیا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے آپ کو پوری تفصیل دے دی ہے۔ آپ اس کو پڑھ لیں اگر پھر بھی آپ کی تسلی نہیں ہوتی تو آپ دوبارہ پارلیمانی سیکرٹری۔۔۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری ذرا گزارش سن لیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کنجاہ سے منچھیانا ایک سڑک جا رہی ہے اس کے بارے میں کوئی یہاں پر تفصیل نہیں دی گئی جبکہ وہاں پر لوگ ذلیل ہو گئے ہیں اور وہاں سڑک کی صورتحال بہت خراب ہے۔ وہ سڑک بھاؤ گھسیٹ پور جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ ایسے بات کریں گے تو پھر ہم اس بات کا نوٹس نہیں لیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! لیکن ڈیپارٹمنٹ نے اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس سڑک پر جو کہ کنجاہ سے منچھیانا جا رہی ہے اس پر ایکشن لیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ایک اور سڑک انہوں نے شروع کی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کی بہت مہربانی اب کسی اور کی بھی باری آنے دیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سوال کا فیصلہ تو کریں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے اس سوال کا جواب دے دیا ہے۔ آپ نے اب جو سوال کیا ہے وہ کچھ اور ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔ آج دو بجے اجلاس کا وقت تھا اور میں دو بجنے سے بھی ایک منٹ پہلے کا یہاں پر آ کر بیٹھا ہوا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ آ سکتے ہیں۔ آپ نے دو بجے آ کر کسی پر احسان نہیں کیا بلکہ یہ تو آپ کا فرض ہے کیونکہ آپ کے علاقے کے لوگوں نے آپ کو ووٹ دیئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو pending کر دیں اور معزز پارلیمانی سیکرٹری مجھے اس کا جواب دے دیں کیونکہ میری جائز بات ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اگر میں نے اس سوال کو pending کر دیا پھر بھی آپ کی تسلی نہ ہوئی تو پھر آپ کیا کریں گے لہٰذا ایوان کا وقت ضائع نہ کیا جائے؟ آپ اب تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی۔ اگلا سوال ڈاکٹر محمد افضل کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 7733 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر محمد افضل کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور شہر میں ٹریفک سگنلز کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*7733: **ڈاکٹر محمد افضل:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بہاولپور شہر میں کن جگہوں، پوائنٹس اور چوراہوں پر ٹریفک سگنل لگوائے گئے ہیں کیا وہ تمام کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹریفک کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے پیش نظر بہاولپور میں مزید ٹریفک سگنلز کی ضرورت ہے اگر ہاں تو حکومت کب تک مزید ٹریفک سگنلز لگانے کے لئے اقدامات اٹھائے گی ایوان کو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) ٹریفک سگنلز بہاولپور شہر کے تیرہ مختلف مقامات پر نصب کئے جا رہے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- سٹی ہوٹل چوک	2- لاری اڈا چوک	3- چڑیا گھر چوک
4- سنٹرل لائبریری چوک	5- سہیل شہید چوک	6- این ایل سی چوک
7- گلبرگ چوک	8- ویلکم چوک	9- میلاد چوک
10- دبئی چوک	11- ڈی سی چوک	12- صدر پلی چوک
13- ون یونٹ چوک		

دس چوراہوں پر تعمیراتی اور سگنلز کا کام مکمل ہو چکا ہے باقی تین چوراہوں کا کام 31.12.2017 تک مکمل ہو جائے گا۔

(ب) ٹریفک کے موجودہ دباؤ کے پیش نظر بہاولپور میں مزید ٹریفک سگنلز کی ضرورت اور گنجائش بھی ہے جو کہ ٹریفک کے بہاؤ کو بہتر کرے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ اس وقت 13 سگنلز میں سے 10 سگنلز کام کر رہے اور تین سگنلز کو دسمبر میں مکمل کیا جائے گا۔ ہمیں یہ سوال کئے ہوئے بھی تقریباً ایک سال ہو گیا ہے تو کیا ان تین سگنلز کو مکمل ہونے میں مزید ایک سال لگ جائے گا؟

جناب سپیکر! دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! پہلے ایک سوال کا جواب آنے دیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے سوال سن لیا ہے یا دوبارہ سوال کروالوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!یہ31.12.2017تک ہو جائے گا اس میں ایک سال نہیں لگے گا بلکہ یہ 31۔دسمبر2017 یعنی دوماہ کے اندر اندر کام مکمل ہو جائے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!میں یہ بات اس لئے کہہ رہی ہوں کیونکہ اس سوال کو دیئے ہوئے ایک سال گزر گیا ہے اور اس کا جواب بھی ظاہری بات ہے ایک سال بعد آیا ہے تو میں دوماہ کی بات نہیں بلکہ پورے ایک سال کی بات کر رہی ہوں۔اب تو نومبر آگیا ہے لیکن جب ہم نے یہ سوال دیا تھا میں اس حوالے سے بات کر رہی ہوں کہ ایک سال میں 13 سگنلز ٹھیک کرنے تھے ان میں سے تین ابھی تک خراب ہیں۔یہ تین سگنلز ٹھیک کرنے کے لئے انہوں نے دسمبر2017کا وقت دیا ہے تو کیا یہ چھوٹی چھوٹی چیزوں کو ٹھیک کرنے میں اتنا زیادہ وقت لگتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ اب آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!اس میں اگر ٹریفک سگنلز ہی لگانے ہوتے تو سگنل جہاں جس چوک میں نہیں تھا وہاں پر سگنل لگا دیا جاتا لیکن وہاں چوکوں پر ٹریفک سگنلز لگانے کے ساتھ ساتھ ان کی remodeling بھی کی جا رہی ہے اور ان کو نئے سرے سے ڈیزائن کیا جا رہا ہے تو اس لئے وہاں پر کہیں واپڈا کے pole ہیں، کہیں پر ایسی پکی encroachment ہے جس کو remove کیا جا رہا ہے، کوئی سیوریج لائن ہے یا کوئی گیس کی installation ہے اس وجہ سے یہ کام late ہوا ہے۔ٹریفک کی روانی کی وجہ سے چوکوں کو remodel کیا جا رہا ہے ورنہ سگنل لگانا مقصود ہوتا تو وہ تو فوری طور پر لگ جاتے اور یہاں پر سولر سسٹم کے ساتھ سگنلز لگائے جا رہے ہیں تاکہ وہ ماحول دوست بھی ہوں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!معزز پارلیمانی سیکرٹری kindly یہ بھی بتا دیں کہ یہ پراجیکٹ کب سے شروع ہوا ہوا ہے ہم نے تو ابھی ایک سال پہلے یہ سوال دیا ہے تو کیا یہ سگنلز کا کام ہمارے سوال دینے سے پہلے کا شروع ہے؟

جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں سوال کیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ٹریفک کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے پیش نظر بہاولپور میں مزید ٹریفک سگنلز کی ضرورت ہے اگر ہاں تو حکومت کب تک مزید ٹریفک سگنلز لگانے کے لئے اقدامات اٹھائے گی؟ اس سوال کے جواب میں انہوں نے accept کیا ہے کہ ہاں جی ٹریفک کے دباؤ کے پیش نظر مزید سگنلز لگانے کی ضرورت ہے لیکن یہ جواب نہیں دیا گیا کہ حکومت مزید سگنلز لگانے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! گورنمنٹ نے مزید اس سال 145 ملین روپے کا بجٹ ٹریفک سگنلز اور چوکوں کی remodeling کے لئے رکھا ہے اور اس میں مزید اگر وہ سمجھیں گے کہ سگنل لگانے ہیں وہ لگا سکتے ہیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے 145 ملین روپے کا بجٹ جاری ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ وقفہ سوالات اتنی ضروری ہوتا ہے اور آپ مجھے بات ہی نہیں سننے دیتے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! گورنمنٹ کی طرف سے 17-2016 میں چوکوں کی remodeling اور سگنلز کے لئے 145 ملین روپے کا بجٹ جاری ہو چکا ہے اور جہاں پر بھی لوکل انتظامیہ اور ٹریفک پولیس سمجھے گی جس طرح انہوں نے پہلے 13 چوکوں کی نشاندہی کی ہے اگر وہ مزید چوکوں کی نشاندہی کریں گے تو گورنمنٹ ان کو بجٹ دے دے گی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ان سے رابطہ کر لیں اگر ان کو ضرورت ہے تو پھر ان کی ضرورت کو پورا کیا جائے۔ جی، اگلا سوال نمبر 7770 میاں محمد اسلم اقبال کا ہے وہ ایوان سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7062 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! اب آپ کی جس سوال کی باری آئی ہے آپ وہ پڑھیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے۔ سوال نمبر 8053 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔57 اور 58 میں روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8053: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔57 اور 58 فیصل آباد میں یکم جون 2013 سے آج تک کتنے نئے روڈز تعمیر اور کتنے روڈز کی از سر نو تعمیر اور مرمت کی گئی ہے۔ ان کے نام، تخمینہ لاگت علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ب) کن کن افسران نے ان منصوبہ جات کے کاموں کی نگرانی کی اور کن کن افسران نے اس منصوبہ جات کے بل کی منظوری دی ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی بتائیں؟

(ج) ان روڈ کے نام، length، تخمینہ لاگت اور width بتائیں؟

(د) کیا ان منصوبوں کے کاموں کی تحقیقات تھرڈ پارٹی سے کروائی گئی ہے اگر ہاں تو ان تھرڈ پارٹی کے نام اور ان کے ان کاموں کے بارے میں رپورٹ اگر انہوں نے دی ہے تو اس کی کاپی فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) پی پی۔57 اور 58 میں ڈیپارٹمنٹ وار یکم جون 2013 سے اب تک جو سڑکوں کے کام کروائے ہیں ان کی فہرستیں تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان فہرستوں میں ہر منصوبے کا علیحدہ علیحدہ نام اور تخمینہ لاگت درج ہیں۔

(ب) جن جن افسران نے منصوبہ جات کی نگرانی اور بل پاس کئے ہیں ان کی فہرستیں تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ ان افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی بھی درج ہیں۔

(ج) جز (الف) میں جو فہرستیں لف کی گئی ہیں ان میں سڑکات کے نام، لمبائی، تخمینہ لاگت اور چوڑائی تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) پی پی۔57 اور 58 میں سڑکوں کے جو منصوبہ جات مکمل کئے گئے ہیں ان سب کی تخمینہ لاگت بہت کم ہے لہٰذا تھرڈ پارٹی کی رپورٹ کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے اپنے حلقے میں پی پی۔57 اور 58 میں کتنی سڑکیں بنی ہیں اس کے بارے میں سوال پوچھا تھا تو انہوں نے تمام سڑکوں کی تفصیل نہیں دی کیونکہ میرے حلقے میں اس سے سے زیادہ سڑکیں بنی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! کیا وہاں پر اس سے زیادہ سڑکیں بنی ہوئی ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جی، ہمارے حلقے میں جو محکمے نے تفصیل دی ہے اس کے مقابلے میں زیادہ سڑکیں بنی ہوئی ہیں۔ میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ یہاں پر کون کون سے افسران تعینات ہیں جو کہ ان کی valuation and checking کرتے ہیں تو اس کے جواب میں دو افسران محمد سلیم اور عزیز احمد کے نام دیئے گئے ہیں تو یہ 2013 میں بھی وہاں پر تعینات تھے اور آج 2017 میں بھی یہی افسران وہاں پر تعینات ہیں جبکہ مجھے یاد پڑتا ہے گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق کوئی افسر تین سال سے زیادہ ایک پوسٹ پر تعینات نہیں رہ سکتا تو یہ لوگ وہاں پر چار چار سال سے کس طرح تعینات ہیں؟

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! وہ اچھی کارکردگی والے افسران ہوں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! پہلے میں سڑکوں کی بات کرتا ہوں کہ لوکل گورنمنٹ کے علاوہ بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں جو کہ

گلیاں اور سڑکیں بناتے ہیں۔ جس طرح پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پی سی سی سڑکیں اور soling کا کام کرتے ہیں تو may be کسی اور ڈیپارٹمنٹ نے وہاں پر کام کیا ہو۔ ہم نے صرف اپنے لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں بتایا ہے کہ اس نے ان کے حلقے میں جو سڑکیں بنائی ہیں۔ اسی طرح ہائی وے والے بھی سڑکیں بناتے ہیں تو ہم نے صرف اپنے محکمے کی حد تک جواب دیا ہے۔ جہاں تک ملازمین کا تعلق ہے تو ان کی تعیناتی کا fresh status میں پتا کر لیتا ہوں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ کے محکمے کے جواب میں بھی ان افسران کے بارے میں درج ہے اور آج تک کی تفصیل کے مطابق وہ افسران وہاں پر تعینات ہیں تو انہوں نے اس میں check کیا کرنا ہے یہ تو انہی کی طرف سے دی ہوئی تفصیل میں لکھا ہے؟ میں تو اپنی طرف سے نہیں جانتا کہ یہ کون لوگ ہیں یا کون نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! وہ آپ کو اپنے محکمے کی سرکار کے بارے میں بتا سکتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ انہی کے محکمے کے ملازمین ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ سوال اسمبلی میں 16۔جون کو آیا تھا اب آپ خود دیکھ لیں کہ یہ کافی عرصہ پہلے کا سوال آیا ہوا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ سوال 27۔اکتوبر 2017 کو اسمبلی میں آیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ہم دونوں چیزوں کو check کر لیتے ہیں۔ میں اس کو check کر لیتا ہوں کہ اگر وہ وہاں پر تعینات تھے تو دوبارہ کیوں تعینات کئے گئے؟ کیونکہ ضروری نہیں کہ وہ مسلسل تین سال سے وہاں پر تعینات ہوں ہو سکتا ہے ان کی وہاں سے ٹرانسفر ہونے کے بعد دوبارہ وہاں پر تعیناتی ہوئی ہو۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ تو پھر اس ایوان اور عوام کے ساتھ مذاق ہے کہ تین سال کے بعد ایک آدمی کی ڈیوٹی کو دو ماہ کے لئے ٹرانسفر کیا اور دو ماہ کے بعد واپس لے آئے تاکہ rules بھی اس کو کچھ نہ کہہ سکیں۔ اس پر proper inquiry بنتی ہے۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! Rules and Regulations کی کوئی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ابھی تک تو یہی نظر آتا ہے کیونکہ وہ افسران چار سال سے وہاں پر تعینات ہیں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! اگر وہ کام اچھا کر رہے ہیں تو آپ کو اس بات پر کیا اعتراض ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر آپ ان کو bail out کر رہے ہیں تو میں اس کے بعد آگے کیا کہہ سکتا ہوں؟

جناب سپیکر: اگر وہ کام اچھا کرتے ہیں تو اس کا initiative آپ کو بھی لینا چاہئے اور آپ کو انہیں appreciate کرنا چاہئے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر وہ اچھا کام کرتے ہیں تو پھر ان کو وہاں سے ٹرانسفر ہی کیوں کیا جاتا ہے پھر آپ اتنے اچھے افسران کو وہاں سے ٹرانسفر ہی کیوں کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! اگر وہ افسر وہاں پر تین سال ٹھیک کرتا رہا ہے تو آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ ٹھیک کام کیوں کرتا رہا ہے؟ آپ کو تو جس نے اچھا کام کیا ہے اس کو appreciate کرنا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اگر ان افسران نے ایسی کوئی غلطی کی ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ٹھیک کام نہیں کر رہے تو یہ complaint کریں ہم اس کی انکوائری کر کے ان کو وہاں سے ٹرانسفر کر دیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں کئی مرتبہ وہاں ان کے ڈی سی اوز کو بھی complaint کر چکا ہوں کہ یہاں پر کرپشن کا عروج ہے یہاں پر جو بھی سڑک بنتی ہے وہ تین ماہ کے اندر اندر ٹوٹ جاتی ہے۔ نہ ہی وہ کسی لیول پر ہوتی ہے اور نہ ہی کچھ اور ہے لیکن اس کے باوجود وہاں پر کچھ action لیا گیا اور نہ کچھ اور کیا گیا حالانکہ ہمارے عوام کے ٹیکس کا پیسا سارے ٹھیکیدار اور افسران لوٹ کر کھا چکے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ سب کو اس طرح نہ کہیں۔ جو متعلقہ سوال ہو اُس کی حد تک محدود رہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں بتا رہا ہوں لہٰذا آپ کسی کو بھجوا کر چیک کروا لیں۔ میں جز(ج) کے حوالے سے پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے پی پی-58 کی جو سکیمیں نکالیں اُن کو nominate کس نے کیا تھا اور کس نے بتایا تھا کہ یہ والی سڑکیں بنی چاہئیں اور یہ نہیں بنی چاہئیں کیونکہ میرا حلقہ تو بہت بڑا ہے؟ جتنا بھی ٹھیکہ لیا انہوں نے specific صرف ایک روڈ پر کام کیا ہے۔

جناب سپیکر: کون سی specific روڈ ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ مرید والا سے لے کر بنگلہ چوک تک آتی ہے اور لوکل گورنمنٹ نے سارا کام صرف اسی ایک روڈ پر کیا ہے۔ کیا لوکل گورنمنٹ کا باقی حلقے کے اندر کام کرنا نہیں بنتا تھا، کیا وجہ ہے کہ 21/22 ملین روپے کا جتنا کام ہوا ہے وہ صرف اس روڈ پر ہوا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا وجہ ہے، یہ سوال لوگوں کے استفادے کے لئے کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے خود تو وہاں نہیں رہنا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! کوئی بھی مقامی شخص اپنی میونسپل کمیٹی، کارپوریشن، ضلع کونسل، لوکل چیئرمین، وائس چیئرمین، ممبر اسمبلی یا گورنمنٹ آفیسر کو نشاندہی کر سکتا ہے لیکن ایسا نہیں ہے کہ مخصوص ممبران پارلیمنٹ ہی نشاندہی کریں تو سڑکیں بنتی ہیں۔ اس حوالے سے یقیناً وہاں پر مقامی کسی شہری نے یا کسی معزز ممبر نے نشاندہی کی ہوگی تو یہ سڑک بنی ہے۔ جہاں بجٹ اور گنجائش کے مطابق نشاندہی ہوتی ہے وہاں پر ہی سڑکیں بنتی ہیں لیکن ایسا ممکن نہیں ہے کہ ہم ساری سڑکیں ایک ہی علاقہ میں بنا دیں لہٰذا جہاں پر زیادہ ضرورت ہوتی ہے وہاں پر سڑک بنائی جاتی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ تمام سڑکیں ایک ہی جگہ پر بنائی گئی ہیں اور جس وقت یہ سڑک بنائی گئی تھی اُس وقت کوئی چیئرمین یا وارڈ ممبر نہیں تھے۔

جناب سپیکر: آپ کو فائدہ پہنچ رہا ہے تو آپ اپنا نقصان کیوں کرتے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے تو اور بھی بہت ساری سڑکیں لکھ کر دی تھیں لیکن ان کے قریب سے تو کوئی گزرا نہیں ہے لیکن اس ایک سڑک کو بنانے کی کیا خصوصی شفقت کی وجہ تھی؟

مجھے یہ بتادیں کہ کس معزز شہری نے، کس ممبر نے یا کس سیاستدان نے اس سڑک کے لئے request کی تھی جس پر یہ سڑک بنائی گئی ہے، اگر نہیں بتا سکتے تو پھر میں ان کو بتا دیتا ہوں؟

جناب سپیکر: سیاستدان یا ممبر کی بات نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں پھر ان کو اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جس سے عوام کو فائدہ پہنچتا ہے وہ سڑک یا راستہ ضرور بننا چاہئے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! چونکہ ٹی ایم اے کی انتظامیہ کام کر رہی تھی اور ان کے ایڈمنسٹریٹر وہاں تعینات ہوتے ہیں جو سالانہ بجٹ خرچ کرتے ہیں۔ ظاہری بات ہے کہ جو سکیم شہریوں کی طرف سے آتی ہے یا خود بھی افسران inspection کرتے ہیں کہ کون کون سی سڑکیں خراب ہیں، پیچ ورک چاہئے یا سڑک چاہئے تو وہ سڑکیں بنا دی جاتی ہیں۔ جہاں تک سیاستدانوں کا تعلق ہے تو یقیناً جب عوام اُن کے پاس آئے گی تو وہ بھی مسائل کی نشاندہی کریں گے۔ ابھی ہمارے معزز ممبر نے بھی سڑکوں کی نشاندہی کی ہے اور جیسے یہ ابھی بھی کر رہے ہیں تو اسی کو ہی نشاندہی کہتے ہیں۔ صرف یہ نہیں کہ ایم پی اے صاحبان ہی نشاندہی کریں تو سڑک بنتی ہے اس لئے کوئی بھی issue اٹھا سکتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اس بات کو خاص طور پر اس لئے point out کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ آپ کا last supplementary ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! غلطی سے کمشنر صاحب ایک لیٹر مجھے بھی بھیج چکے ہوئے ہیں جس کے اندر یہ سکیمیں شامل کر دی ہوئی تھیں، یہ سکیمیں مجھ سے ہارے ہوئے ایم پی اے کے کہنے پر شامل کی گئی ہیں اور یہ ساری سکیمیں اس کے گاؤں اور گھر کی سڑک پر بنائی گئی ہیں۔ مسلم لیگ (ن) کے ایک ہارے ہوئے امیدوار کے گھر کے باہر لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے کارپٹ روڈ بنا دیا جبکہ باقی پورا حلقہ پی پی۔58 ان کے لئے بے کار تھا، کیا وہاں کے عوام اور وہاں کے taxpayer کی کوئی value

نہیں تھی لیکن انہوں نے صرف ایک ہارے ہوئے ممبر کے گھر کے باہر اُس کی nomination پر سڑک بنا دی اور جیتے ہوئے ایم پی اے کی nomination کو کچھ اہمیت نہیں دی؟

جناب سپیکر: اس سڑک کی اہمیت کے بارے میں وہ بتائیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر یہ آپ کو حقیقت نہیں بتا سکتے تو میں آپ کو حقیقت بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ وہ بھی پاکستان کے شہری ہیں۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات واپس پریس گیلری میں تشریف لائے)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے کچھ عرض کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال! آپ کیا کر کے آئے ہیں، کیا صحافی حضرات آ گئے ہیں تو اُن کو welcome کریں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ پریس گیلری کے صحافی حضرات کا بائیکاٹ سینئر صحافی احمد نورانی پر اسلام آباد میں جو حملہ ہوا ہے اُس سلسلے میں تھا۔ میں نے اور رانا محمد ارشد نے اُن دوستوں سے request کی ہے جنہوں نے ہماری request مان لی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنی demand یہ رکھی ہے کہ ایک مذمتی قرارداد اسمبلی میں پیش کر کے پاس کی جائے۔ اس شرط پر وہ بائیکاٹ ختم کر کے واپس گیلری میں تشریف لے آئے ہیں لہٰذا آپ سے request کریں گے کہ مذمتی قرارداد کو out of turn take up کیا جائے تاکہ ایوان اس کی مذمت کر سکے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میاں صاحب اور رانا ارشد صاحب نے ہمارے معزز صحافی بھائیوں کے ساتھ جو بات کی ہے یقیناً یہ پورا ایوان اور تمام مکاتب فکر کے لوگوں نے احمد نورانی پر حملے کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کی ہے۔ ہمارے پریس گیلری کے بھائیوں کا مطالبہ ہے کہ اس واقعہ پر مذمت کی ایک مشترکہ قرارداد لائی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں

ہے۔ سیکرٹری صاحب سے request کی جائے کہ یہ قرارداد اُن کے ساتھ مل کر تیار کر لیں اور اسے out of turn take up کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، قرارداد کا draft تیار کر کے قرارداد لائی جائے۔ پریس گیلری کے تمام صاحبان کو welcome کرتے ہیں اور ہم بھی آپ کے ساتھ اسی طرح ہی ہمدردی رکھتے ہیں۔ اس پر انشاءاللہ ابھی قرارداد لا رہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ سے request ہے کہ میرے سوالات تھے اگر آپ allow کرتے ہیں تو میں ان کو دیکھ لوں یا جیسے آپ بہتر سمجھیں۔ میرے دو سوالات تھے۔

جناب سپیکر: ایک سوال بعد میں آئے گا لیکن دوسرے سوال پر آپ باہر تشریف لے گئے تھے وہ take up کر لیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے میرے سوال کا تو جواب دیا نہیں ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ وہ لوگ بتا دیں جنہوں نے میرے حلقے کی یہ سکیمیں nominate کی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کیا کرتے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے جواب ہی نہیں دیا گیا کیونکہ میاں صاحب نے درمیان میں اپنی بات شروع کر دی تھی۔

جناب سپیکر: اُن کی طرف سے تقریباً جواب آ گیا ہے۔ اب آپ کیا چاہتے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے جواب دیں کہ کن لوگوں نے میرے حلقے کی سکیمیں شامل کروائی ہیں؟

جناب سپیکر: کیا وہ آپ کو جواب دیں، کیا وہ اس پاکستان کا شہری نہیں ہے جس کی بات آپ کر رہے ہیں؟ آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کیا ہم پاکستان کے شہری نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: وہ آپ کے حلقے میں ہے۔ Please have your seat and let me listen.

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ تو سول مارشل لاء ہے۔

جناب سپیکر: آپ اتنی دیر سے سوال کر رہے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ ضروری نہیں ہے کہ اس روڈ پر صرف سابقہ ایم پی اے یا کوئی دیگر سیاستدان رہتے ہوں بلکہ وہاں پر دوسرے لوگ بھی رہتے ہیں۔ ایک سڑک ایک منزل سے شروع ہو کر دوسری منزل تک جاتی ہے تو اگر کسی کا گھر اس سڑک پر ہے تو اُس کا یہ قصور نہیں کہ اُس کا وہاں پر گھر ہے لہٰذا اس سڑک کی کوئی بھی نشاندہی کر سکتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر کسی افسر نے یا کسی نے nominate کیا ہے تو اُس کا کوئی document موجود ہو گا۔ کسی نے فون کر کے تو نہیں کہا ہو گا کہ یہ سڑک بنی ہے؟

جناب سپیکر: پتا نہیں یہ کب کی بات ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ مجھے اس application کی کاپی دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ پتا کر کے آپ کو کاپی دے دیں گے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ کب تک کاپی دے دیں گے؟

جناب سپیکر: بس اب آپ تشریف رکھیں۔ وہ اسی دوران ہی دے دیں گے۔ جی، میاں صاحب! سوال نمبر بولیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 7770 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: نئے قبرستانوں کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*7770: **میاں محمد اسلم اقبال:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں کل کتنے قبرستان ہیں اور وہ کہاں کہاں موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان قبرستانوں میں میت دفنانے کی جگہ ختم ہو جانے کی وجہ سے عوام الناس کو اپنے پیاروں کو دفنانے میں سخت دشواری ہو رہی ہے؟

(ج) حکومت پنجاب لاہور شہر کے مکینوں کے اس سنگین مسئلے کو حل کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) لاہور شہر میں کل 647 قبرستان ہیں جنکی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کچھ حد تک درست ہے۔ خصوصاً گنجان آباد علاقوں میں موجود قبرستانوں میں اس دشواری کا سامنا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب ماڈل قبرستان بنانے کے لئے اقدامات اُٹھا رہی ہے۔ پنجاب میں قبرستان اتھارٹی کا قیام 2017 میں ہو چکا ہے جس کے تحت ماڈل شہر خموشاں کے نام سے پہلا ماڈل قبرستان بنایا گیا ہے جس میں 8000 قبروں کی گنجائش موجود ہے۔ جہاں پر میت کو کفن، دفن کی سہولت کے ساتھ قبر کی مکینیکل طریقے سے کھدائی اور میت کو جناز گاہ سے قبر تک رسائی کے لئے ٹرانسپورٹیشن جیسی سہولیات شامل ہیں اس سلسلے میں حکومت پنجاب نے شہر خموشاں موضع جھیڈو کاہنہ نو میں تقریباً پانچ ایکڑ رقبہ میں نیا قبرستان بنایا ہے۔ یہ اپنی نوعیت کا پنجاب میں لاہور شہر کا بہترین قبرستان بنایا گیا ہے۔ مزید یہ کہ قبرستان بابو صابو 32 کنال کی اراضی پر تعمیر ہونا ہے۔ جس پر 19 کنال 10 مرلے پر قبضہ ہے جبکہ 12 کنال 10 مرلے لیٹیگیشن میں ہے۔

مزید بر آں اتھارٹی قبرستان کے تحت پنجاب میں تمام قبرستانوں کی تعمیر، اس کی مینٹیننس اور قبرستانوں کے تمام معاملات کی دیکھ بھال کا کام اسی اتھارٹی کے ذمہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جز (ج) کے اندر گورنمنٹ کی طرف سے جو جواب آیا ہے اس حوالے سے میں request کروں گا کہ وہ پڑھ دیا جائے جس کے بعد میں ایوان کے اندر ضمنی سوال put کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جز (ج) کا جواب پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! حکومت پنجاب ماڈل قبرستان بنانے کے لئے اقدامات اُٹھا رہی ہے۔ پنجاب میں قبرستان اتھارٹی کا قیام 2017 میں ہو چکا ہے جس کے تحت ماڈل شہر خموشاں کے نام سے پہلا ماڈل قبرستان بنایا گیا ہے جس میں آٹھ ہزار قبروں کی گنجائش موجود ہے جہاں پر میت کو کفن دفن کی سہولت کے ساتھ قبر کی مکینیکل طریقے سے کھدائی اور میت کو جناز گاہ سے قبر تک رسائی کے لئے ٹرانسپورٹیشن جیسی سہولیات شامل ہیں۔ اس سلسلے میں حکومتِ پنجاب نے شہر خموشاں موضع جھیڈو کاہنہ نو میں تقریباً پانچ ایکڑ رقبہ میں نیا قبرستان بنایا ہے۔ یہاں پر یہ clerical mistake تھی، یہ پانچ ایکڑ نہیں بلکہ 89 کنال رقبہ ہے جس پر نیا قبرستان بنایا ہے۔ یہ اپنی نوعیت کا پنجاب میں لاہور شہر کا بہترین قبرستان بنایا گیا ہے۔ مزید یہ کہ قبرستان بابو صابو 32 کنال کی اراضی پر تعمیر ہونا ہے جس پر 19 کنال 10 مرلے پر قبضہ ہے جبکہ 12 کنال 10 مرلے litigation میں ہے۔

جناب سپیکر! مزید برآں اتھارٹی قبرستان کے تحت پنجاب میں تمام قبرستانوں کی تعمیر، اس کی maintenance اور قبرستانوں کے تمام معاملات کی دیکھ بھال کا کام اسی اتھارٹی کے ذمہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب پارلیمانی سیکرٹری نے جواب پڑھ دیا ہے اگر اس پر کوئی ضمنی سوال ہے تو کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا ہے کہ بابو صابو کے اندر 32 کنال اراضی کے اوپر قبرستان بننا ہے۔

جناب سپیکر: جی، تعمیر ہونا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری ایوان کو بتا دیں کہ یہ قبضہ کب سے ہے، جو 19 کنال 10 مرلے پر قبضہ ہے یہ گورنمنٹ کا ہے یا کسی پرائیویٹ بندے نے کیا ہوا ہے اور دوسرا یہ کہ 12 کنال 10 مرلے جگہ litigation میں ہے تو یہ کب سے ہے، کن افراد نے کیا ہوا ہے، کتنے سال ہو گئے ہیں اور کب اس قبضے کو چھڑوانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ سوال جب اسمبلی میں جمع کروایا گیا تو محکمہ نے جلدی میں جواب دیا جس میں کافی کلیریکل غلطیاں تھیں جن میں سے دو چار کی میں نے بھی نشان دہی کی ہے اور جب یہ مجھے ملا تو یہ اسمبلی میں جواب جمع ہو چکا تھا۔ لاہور میں "شہر خاموشاں" کے بعد جو قبرستان بن رہا ہے وہ 167 کنال پر بن رہا ہے اور وہ جگہ شہر خاموشاں کے نام ٹرانسفر ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں 32 کنال کا جو ذکر ہے تو اس کا کوئی منصوبہ نہیں ہے البتہ 167 کنال کا نیا قبرستان جو سگیاں پل کے قریب موضع گنج کلاں میں بن رہا ہے تو وہ جگہ قبرستان کے لئے ٹرانسفر ہو گئی ہے جہاں پر پہلے شہر خاموشاں کی طرح ایک اور شہر خاموشاں بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ ایک منصوبہ والٹن ائیرپورٹ کے ساتھ بھی ہے لیکن وہ جگہ ابھی ٹرانسفر نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! وہاں پر بھی شہر خاموشاں کا منصوبہ زیر غور ہے۔ اسی طرح پنجاب کے دوسرے شہروں میں بھی یہ منصوبے چل رہے ہیں اور زیر غور بھی ہیں تاہم ابھی 167 کنال جگہ جو شہر خاموشاں کے لئے ٹرانسفر ہو گئی ہے تو وہاں پر یہ منصوبہ شروع ہونے لگا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے گزارش یہ ہے کہ محکمہ نے اس کا جواب دیا ہے اس کے متعلق میں ان سے تفصیلات مانگ رہا ہوں کیونکہ انہوں نے اقرار کیا ہے کہ اتنی زمین کے اوپر قبضہ ہے اور اتنی litigation میں ہے۔ انہوں نے خود یہاں پر بیان کیا ہے کہ یہ قبرستان کے لئے جگہ رکھی گئی اور میں نے ان سے صرف یہ پوچھا ہے کہ اس جگہ پر کن اشخاص یا کس شخص نے قبضہ کیا اور وہ کب سے ہوا ہے؟ اگر حکومت کی زمین ہے تو ہمیں اس کے متعلق update کیا ہے اور ایوان کو apprise کیا جائے کہ یہ کن کا قبضہ ہے اور کب چھڑا لیں گے؟ اس کے متعلق ہمیں بتایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جیسے پہلے بتایا کہ پانچ ایکڑ میں 8000ہزار قبروں کا ذکر ہے تو یہ پانچ ایکڑ میں قبرستان نہیں ہے اور جواب میں بھی لکھ دیا ہے لیکن جو ہمارا پہلا شہر خاموشاں بنا وہ 89 کنال کا ہے جبکہ سگیاں میں 167 کنال کے قبرستان میں تقریباً20 ہزار کے قریب قبروں کی گنجائش ہوگی۔ کل صبح جب ہم نے میٹنگ لی تو اس طرح کا عجیب اور مبہم سا جواب محکمہ نے دیا ہے جس کی میں خود انکوائری کروا رہا ہوں۔

جناب سپیکر! حکومت پنجاب نے شہر خاموشاں کے نام سے ایک قبرستان بنا دیا ہے اور دوسرا شہر خاموشاں 30 یا 32 نہیں بلکہ ہم تو 167 کنال پر شہر خاموشاں بنانے جا رہے ہیں۔ ابھی چلڈرن ہسپتال کے پیچھے 300 کنال کا والٹن ائیرپورٹ پر بھی منصوبہ زیر غور ہے۔ جنہوں نے پرنٹنگ میں غلطی کی ہے اور جواب proper نہیں بھیجا تو ہم اس کے خلاف ایکشن لیں گے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ جنہوں نے جواب غلط دیا ہے وہ خود ایکشن لیں گے اور پھر ایوان کو بتائیں گے لیکن انہوں نے اپنے طور پر تصحیح کر دی ہے اور تفصیل بھی بتا دی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں مزید یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ پورے پنجاب میں مسئلہ تھا کیونکہ جب بھی ممبران اپنے حلقوں میں الیکشن لڑنے کے لئے جاتے ہیں تو اس وقت شہری علاقوں میں خاص طور پر قبرستان کی demands کا ایک مسئلہ سامنے آیا کرتا تھا۔ اسی طرح راولپنڈی میں بھی 200 کنال کے اوپر شہر خاموشاں کا منصوبہ ہے، سرگودھا میں بھی منصوبہ ہے، اس طرح کے دو منصوبے فیصل آباد میں بھی ہیں، ساہیوال ، گجرات، ڈی جی خان اور سیالکوٹ میں بھی شہر خاموشاں کے نام سے منصوبے ہیں جبکہ سرگودھا اور فیصل آباد کے منصوبے تقریباً اگلے دو ماہ میں مکمل ہو جائیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری اپنی منسٹری اور لوکل گورنمنٹ کا plan ضرور یہاں پر بیان کریں لیکن آخر اس جگہ پر قبضہ ہے۔ یہاں پر چاہے قبرستان بن رہا ہے یا نہیں بن رہا لیکن انہوں نے accept کیا ہے کہ اس جگہ پر قبضہ ہے اور جب قبضہ ہے تو میں نے صرف اس کی تفصیل مانگی ہے۔ اب وہاں پر آپ قبرستان بنا رہے ہیں یا نہیں بنا رہے یہ ایک علیحدہ chapter ہے۔ اگر قبضہ ہے

تو ہمیں اس کی تفصیل بتا دیں۔ میں تو ان سے نہیں پوچھ رہا کہ آپ ساہیوال میں قبرستان بنا رہے ہیں، چنیوٹ میں یا کہیں اور بنا رہے ہیں؟ میرا وہ سوال ہی نہیں ہے بلکہ میں نے محکمہ کے دیئے گئے جواب کے حوالے سے request کی ہے کہ کن کا اور کب سے قبضہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کب سے قبضہ ہے اور کن کا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ہم یہ چیک کروا لیتے ہیں کہ اس جگہ کی responsibility کس کی ہے اس لئے ہم انکوائری کرنا چاہ رہے ہیں کہ اگر یہ لاہور کارپوریشن کی طرف سے جواب آیا ہے یا لوکل گورنمنٹ ADLG یا کسی بھی طرف سے آیا ہے تو ہم انکوائری کروائیں گے اور اگر یہ جگہ حکومت کی ہے تو انشاء اللہ قبضہ واگزار کروائیں گے۔

جناب سپیکر: یہ سوال لوکل گورنمنٹ کی قائمہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 8183 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہلم: دارالنور روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*8183: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جہلم کینٹ CMH سے ملحقہ دارالنور روڈ TMA جہلم کی ملکیت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک اس وقت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) مذکورہ سڑک کی آخری بار کب تعمیر و مرمت کی گئی؟

(د) حکومت کب تک مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست نہ ہے کہ مذکورہ روڈ کنٹونمنٹ بورڈ جہلم کی ملکیت ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک کا دورہ کیا گیا۔ اس وقت سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔

(د) متعلقہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جو میں نے سوال کیا تھا اسے انہوں نے disown کر دیا ہے اور محکمہ نے جواب دیا ہے کہ ان کا یہ محکمہ ہی نہیں ہے اور جس روڈ کے متعلق میں نے پوچھا ہے اس کے جواب میں ہے کہ کنٹونمنٹ بورڈ کی ملکیت ہے تو پھر میں اس پر کوئی سوال نہیں کرنا چاہتی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ روڈ کنٹونمنٹ بورڈ کے ایریا میں fall کرتی ہے اور ان کا اپنا ایک سسٹم ہے۔ وہاں پر ہماری لوکل گورنمنٹس کام نہیں کرتیں بلکہ روڈز کی دیکھ بھال وہ خود کرتے ہیں اور ان کا ٹیکسیشن کا نظام بھی اپنا ہے، سیوریج اور پانی وغیرہ کا بھی تمام کنٹونمنٹ بورڈز کا اپنا انتظام ہوتا ہے اور ڈویلپمنٹ بھی اپنے ایریا میں وہ خود ہی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔ جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8474 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: ٹی ایم اے راول ٹاؤن کی پراپرٹی سے متعلقہ تفصیلات

*8474: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) ٹی ایم اے راول ٹاؤن راولپنڈی کے پاس کل کتنی پراپرٹی ہے کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) ٹی ایم اے کی پراپرٹی پر کیا کوئی ناجائز قبضہ ہوا ہے اگر ہاں تو کہاں کہاں قبضہ ہوا ہے اور کب سے ہے؟

(ج) ٹی ایم اے راول ٹاؤن نے ناجائز قبضہ چھوڑانے کے لئے کیا اقدام اٹھائے ہیں؟

(د) ٹی ایم اے کی ملکیتی پراپرٹی کی کل سالانہ آمدنی کتنی ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ہ) ٹی ایم اے راول ٹاؤن کی پراپرٹی کرائے/لیز پر دینے کا طریق کار کیا ہے اور 30۔جون 2013 سے یکم دسمبر 2016 ٹی ایم اے راول ٹاؤن نے کون سی پراپرٹی لیز/کرائے پر دی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) لسٹ جائیداد میونسپل کارپوریشن راولپنڈی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

1. سوہان قصبائی ضلع اسلام آباد میں میونسپل کارپوریشن راولپنڈی کی 11 کنال 15 مرلہ جگہ ہے۔ جس میں ایک مسجد کے علاوہ کچھ شہریوں نے قبضہ کر رکھا ہے حدود اسلام آباد کی وجہ سے مشکلات ہیں قابضین نے سول عدالت اسلام آباد میں مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔
2. فضل آباد میں 7 کنال 5 مرلہ اراضی پر ناجائز قابضین نے عرصہ دراز سے قبضہ کر رکھا ہے جن کے خلاف کارروائی زیر عمل ہے۔

(ج) عدالت دیوانی اور عدالت عالیہ میں مقدمات کی پیروی باقاعدگی سے کی جا رہی ہے۔

(د) میونسپل کارپوریشن کی پراپرٹی سے سالانہ آمدن۔/901,43,000 روپے ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب نے بلدیاتی اداروں کو پراپرٹی کرایہ /لیز پر بذریعہ نیلام دینے کا پابند کیا ہے۔ 30-06-2013 تا 01-12-2016 میونسپل کارپوریشن راولپنڈی نے کوئی کرایہ داری پر نہ دی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس کے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ ٹی ایم اے کی پراپرٹی پر کوئی ناجائز قبضہ ہوا ہے اور اگر ہاں تو کہاں ہوا اور کب سے ہے تو جواب میں ہے کہ ایک سوہان قصبائی ضلع اسلام آباد میں میونسپل کارپوریشن راولپنڈی کی 11 کنال 15 مرلہ جگہ ہے اور فضل آباد مریڑ حسن میں 7 کنال 5 مرلہ اراضی پر ناجائز قابضین نے عرصہ دراز سے قبضہ کر رکھا ہے تو میں نے پوچھا تھا کہ کب سے ہے۔ عرصہ دراز سے کیا مراد ہے کیا انہوں نے پاکستان بننے سے پہلے کا قبضہ کیا ہوا ہے؟ میں نے specific period پوچھا تھا کہ کب قابض ہوئے تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ اس وقت ٹی ایم اے والے کہاں تھے تو اس کا مجھے جواب دے دیں کہ کب سے یہ قبضہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس کا specific time کا تو پتا نہیں ہے کہ ہم بتا سکیں کہ فلاں تاریخ سے قبضہ ہے اور وہاں پر جو مسجد تعمیر کر لی گئی ہے اور شہریوں نے قبضہ کیا ہوا ہے تو اس کا کوئی specific time نہیں ہے لیکن اس حوالے سے سول کورٹ میں case ہے۔ ایسے ہی تین چار properties کے cases سول کورٹ یا ہائی کورٹ میں چل رہے ہیں تو جیسے ہی عدالتوں سے کوئی فیصلہ آئے گا تو اس کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں فضل آباد مریڑ حسن کا پوچھ رہا ہوں کہ سات کنال پانچ مرلے کا رقبہ ہے جو شہر کے دل میں واقع ہے اور مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب محکمہ کو cover دینا چاہ رہے ہیں؟ میں نے بڑا واضح پوچھا ہے کہ کب سے قبضہ ہے؟ جس دن محکمہ کو پتہ لگا

ہو گا تو مقدمہ دائر ہوا ہو گا اس لئے وہ دن اور تاریخ بتا دیں کہ کب محکمہ کو پتا چلا کہ شہر کے دل میں center of the cityسات کنال اور پانچ مرلے رقبہ پر قبضہ ہوا؟ اگر آپ سوال پڑھ لیں تو بڑا واضح ہے لیکن اس کا جواب محکمہ نے واضح کیوں نہیں دیا بلکہ کہا گیا ہے کہ عرصہ دراز ہو گیا۔ کیا پاکستان بننے سے پہلے کی بات کر رہے ہیں کیونکہ میں نے specific periodکا پوچھا تھا کہ جب آپ نے مقدمہ دائر کیا اور کسی کے ذریعے پتہ چلا ہو گا کہ وہاں پر قبضہ ہو گیا تو مجھے اس کا جواب دیں کہ کب سے قبضہ ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! آپ تو جانتے ہیں کہ جہاں جہاں سرکاری رقبہ جات ہیں، چاہے وہ اوقاف کے ہوں، ہندو اوقاف یا مسلم اوقاف، سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کے یا کوئی بھی ہوں تو وہاں پر قبضے عرصہ دراز سے، ہماری یہ مراد ہے کہ اس کی ذمہ داری لینے کو کوئی بھی تیار نہیں ہوتا اور کوئی بھی یہ نشاندہی کرنے کو تیار نہیں ہوتا، کوئی بھی سرکاری آفیسر یہ نشاندہی نہیں کرتا کہ یہ قبضہ اُس کے دور میں ہوا، کوئی بھی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں ہوتا۔ قبضہ کے حوالے سے جو معاملہ ہے میں عباسی صاحب کے ساتھ مل کر فیصل آباد جو انہوں نے شہر میں کہا ہے اس کو چیک کر کے اس کے خلاف کارروائی کرواتے ہیں ہم قبضہ واگزار کرواتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ اس جواب سے مطمئن ہیں؟ میں نے سوال کیا تھا اُس کا چار ماہ بعد جواب آیا ہے اب میں اس پر کیا کہوں؟ ٹی ایم اے کی پراپرٹی ہے، شہر کا دل ہے، اربوں روپے کی پراپرٹی ہے اور معزز پارلیمانی سیکرٹری مجھے اتنا نہیں بتا سکتے کہ کب سے قبضہ ہے اور کب مقدمہ ہوا اور کس نے مقدمہ کیا؟ یہ محکمہ کی ملی بھگت کے بغیر قبضہ ہو ہی نہیں سکتا ہے جنہوں نے سرکار کی زمین پر قبضہ کیا ہے آپ ان culpritsکو نہیں پکڑیں گے۔ تاریخ پوچھنے کا میرا مقصد یہ تھا کہ اُس وقت جو محکمہ کے ذمہ داران تھے وہ کہاں تھے جن کے دور میں قبضہ ہوا، اُن کو پکڑ کر قانون کے کٹہرے میں کیوں

نہیں لا سکتے تھے ؟میں نے تاریخ اس وجہ سے پوچھی ہے اور یہ بہت ضروری تھا میں نے سوچ سمجھ کر سوال کیا ہے اس کے کچھ evidence میرے پاس ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!جو معزز ممبر کے پاس evidence ہیں یہ ہمیں دیں ہم انکوائری بھی کرواتے ہیں،قبضہ بھی ختم کرواتے ہیں اور جو اس کے ذمہ داران ہیں اُن کے خلاف کارروائی بھی کریں گے ہم ان کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!اگر آپ ان کے جواب سے مطمئن ہیں تو ٹھیک ہے کیوں کہ اگر اس طرح سے معاملہ کو cover دیا جائے گا۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!اور بھی بڑے سوالات ہیں وقت ختم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ارشد ملک صاحب!اب آپ کو پریشانی ہو رہی ہے اگر دوسرے معزز ممبر سوال کر رہے ہیں جب آپ سوال کرتے ہیں تو آپ بھی خیال رکھا کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!اگلے جز میں،میں نے عدالت میں مقدمات کی تفصیل مانگی ہے انہوں نے کوئی تفصیل نہیں دی تو میرا یہ خیال ہے کہ آپ اگر یہ سوال کمیٹی کو دے دیں تو اس میں جو ہماری شہر کی میونسپل کمیٹی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی،اس سوال کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ کے سپرد کیا جاتا ہے اگلا سوال نمبر8925ڈاکٹر محمد افضل کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں؟اگر معزز ممبر وقفہ سوالات کے دوران آگئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔اگلا سوال نمبر8979 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ محترمہ رخصت پر ہیں ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال عبدالقدیر علوی کا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!On his behalf

جناب سپیکر: جی،سوال نمبر بولیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9084ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب عبدالقدیر علوی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ذبح خانہ کو صاف ستھری جگہ منتقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9084: **جناب عبدالقدیر علوی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت عوام الناس کو بیماریوں سے بچاؤ کے لئے صحت مند خوراک اور جراثیم سے پاک غذا کے لئے اقدامات اٹھانا حکومتی ذمہ داری ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ ضروری نہیں کہ جہاں روزمرہ کے استعمال اور غذائی اشیاء تیار ہوتی ہوں وہاں گندگی نہ پائی جاتی ہو؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر میں جو ذبح خانہ ہے وہ اس جگہ بنایا گیا ہے جہاں سارے شہر کا گند پھینکا جاتا ہے اور یہ جگہ مچھروں، مکھیوں اور جراثیموں کی افزائش کی نرسری ہے اور ایسی جگہ جانور ذبح کر کے شہریوں کو جراثیم اور وائرس سے بھرپور گوشت فراہم کیا جاتا ہے؟

(د) اگر مندرجہ بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت یہ ذبح خانہ کسی مناسب جگہ پر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ذبح خانہ سیوول روڈ پر آبادی سے دور تعمیر کیا گیا تھا گزشتہ دور میں ٹی ایم اے باقاعدہ لینڈ فل سائٹ نہ ہونے کی بناء پر مذبحہ خانہ کے نواح میں کوڑا پھینکتی رہی ہے۔

تاہم میونسپل کمیٹی نے حفظان صحت کے پیش نظر لینڈ فل سائٹ جنوری 2017 سے بدل دی ہے اب کوڑا کرکٹ جھنگ روڈ بائی پاس نزد دلم میں dump کیا جا رہا ہے۔

(د) چونکہ ڈمپنگ سائیڈ یہاں سے دوسری جگہ منتقل کر دی گئی ہے اس لئے ذبح خانہ موجودہ جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا کوئی ارادہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال عرض کرتا ہوں بادی النظر میں چار سوال ہیں چار جز ہیں جز (الف)(ب)(ج) اور (د) سب ہی کے جواب غلط ہیں، درست نہیں ہیں اب میں الگ الگ عرض کرتا ہوں جز (الف) میں لکھا ہے کہ درست ہے اگر یہ درست ہے تو پھر یہ جراثیم سے پاک خوراک جہاں جہاں بھی بنائی جاتی ہے وہاں پر کیا اقدامات ہیں؟ ہمیں نظر نہیں آتے میڈیا میں بھی عام تاثر یہ ہے کہ زہریں کھاتے ہیں، زہریں پیتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا جز (ب) بھی اسی سلسلے میں ہے اور جز (ج) میں خاص طور پر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جو مذبحہ خانہ بنایا گیا ہے اُس کے ارد گرد آج بھی تین اطراف میں گندگی کے ڈھیر لگے پڑے ہیں۔ جواب یہ دیا گیا ہے کہ وہاں سے منتقل کر کے دلم کے پاس dump بنا دیا گیا ہے وہ dump والی جگہ ٹی ایم اے یا میونسپل کمیٹی کی نہیں ہے وہ تو ڈی سی او نے بند کروا دی تھی اس لئے ان کے پاس اپنی جگہ نہیں ہے جہاں پر اس کو dump کرنا ہے۔ یہ کتنا بڑا غلط جواب ہے کہ ہم نے جگہ منتقل کر دی ہے۔ ہو یہ رہا ہے کہ دو ٹرالیاں کہیں اور پھینک دی، دو ٹرالیاں کہیں اور پھینک آئے یہ گندگی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ارد گرد پھیلائی جا رہی ہے اگر انہوں نے کوئی جگہ تبدیل کی ہے جیسے یہ جواب میں کہتے ہیں کہ ہم نے اُس جگہ سے مذبحہ خانہ تبدیل کر کے دلم کے پاس لے گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! مجھے یہ فرمائیں کہ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کیا پوچھوں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ اُن سے یہ پوچھ لیں کہ ذبح خانے جو انہوں نے تحریر کیا ہے کہ ہم نے جگہ تبدیل کر کے دلم کے پاس لے گئے ہیں میرا چیلنج یہ ہے کہ دلم کے پاس ان کو جگہ نہیں دی گئی ڈی سی او نے روک دیا ہے یہ واضح طور پر بتائیں کہ ذبح خانہ کے پاس گندگی کے ڈھیر ہیں یا نہیں میرا پہلا

سوال یہی ہے اب ضمنی سوال میں یہ پوچھیں کہ ذبح خانہ سلاٹر ہاؤس کے ارد گرد گندگی کے ڈھیر پڑے ہیں یا نہیں پڑے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!جیسے جواب میں ہم نے بتایا ہے کہ مذبحہ خانہ کے نواح میں پہلے زیادہ کوڑا dump کر دیا جاتا تھا لیکن اب وہاں پر کوڑا dump نہیں کیا جاتا اور وہاں پر کوڑا کرکٹ کے ڈھیر نہیں ہیں اگر روزانہ کی بنیاد پر کوئی کوڑا اکٹھا ہوتا ہے تو وہ وہاں سے اُٹھا لیا جاتا ہے جو مذبحہ خانہ کے ارد گرد یا اُس روڈ۔۔۔

جناب سپیکر: معزز ممبر وہاں کے رہنے والے ہیں ان کو سارا پتا ہے۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!اگر روزانہ کی بنیاد پر کوڑا اُٹھا لیا جاتا ہے تو یہ بتا دیں کہ کس جگہ جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!جواب کے جز(ج) میں ہم نے بتا دیا ہے کہ کوڑا کرکٹ کہاں پر dump کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: جھنگ روڈ بائی پاس نزد دلم پر۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!جہاں پر یہ dump کرنے کی جگہ لکھتے ہیں وہاں پر کوئی dumping کرنے کی جگہ نہیں ہے اور سلاٹر ہاؤس کر ارد گرد تین اطراف میں ابھی تک گندگی کے ڈھیر پڑے ہیں میں نے کبھی یہ مطالبہ نہیں کیا لیکن آپ اس سوال کو کمیٹی کو refer کر دیں کمیٹی چھان بین کر لے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!جو جواب ہم نے منگوایا ہے اب وہاں پر جو میونسپل کمیٹی کام کر رہی ہے اس کے through اس جواب کو دوبارہ سے recheck کیا ہے اگر اس طرح کا کوئی معاملہ ہے تو میرے خیال میں معزز ممبر کی بات لوکل چیئرمین میونسپل کمیٹی مانتے ہوں گے تو یہ معاملہ وہاں پر بھی حل ہو سکتا ہے ہم نے تو fresh answer منگوایا ہے اور میونسپل کمیٹی کے طرف سے یہ جواب آیا ہے کہ وہاں پر اب کوڑا کرکٹ کے ڈھیر نہیں ہیں نہ گندگی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! وہاں پر حل ہو سکتا ہے یا نہیں جواب کیوں غلط آیا ہے؟ میں بڑے چیلنج کے ساتھ ذمہ داری کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں جواب درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب کہہ رہے ہیں کہ dump کیا جا رہا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! نہیں کیا جا رہا یہ ہمیں دیکھائیں کہ کس کی اجازت سے وہاں dump کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! میں ابھی ان کو یہ live نہیں دیکھا سکتا جو میرے پاس جواب آیا ہے میں نے اسمبلی آنے سے پہلے کل بھی اس کو re-check کروایا ہے کہ میونسپل کمیٹی کی طرف سے اب اُس کو نئی جگہ پر dump کیا جا رہا ہے اور پھر میں نے اسمبلی کے floor پر یہ بات کی ہے اگر کوئی پھر بھی شکایت ہو تو ہم ان کے ساتھ مل کر اس کو دُور کرنے کی لئے تیار ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میونسپل کمیٹی کا بھی اگر جواب آیا ہے تو وہ بھی درست نہیں ہے، غلط ہے آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کریں کہ وہ اس کی چھان بین کریں۔

جناب سپیکر: کیا یہ سارے سوالات آپ نے کمیٹی کے سپرد ہی کروانے ہیں؟ وہ جو بات کر رہے ہیں وہ بھی authentic ہے۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! وہ authentic بات نہیں کر رہے ہیں۔ میں چیلنج کر رہا ہوں کہ یہ درست نہیں ہے وہ کیسے authentic ہو سکتی ہے؟ وہ حوالہ اُس کا دے رہے ہیں جو جواب آیا ہے اور میں کہہ رہا ہوں کہ یہ جواب ہی غلط آیا ہے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے کل بھی پتا کیا تھا اور آج بھی پتا کیا ہے۔ dump کیا جا رہا ہے

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! انہوں نے جن سے پتا کیا ہے وہی غلط جواب دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے کب دیکھا ہے یہ بتا دیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! وہ غلط جواب دے رہے ہیں، وہ غلط جواب دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا نہیں ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ایسا ہی ہے آپ اس کی چھان بین کروالیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کی چھان بین کروائیں اور اس کی رپورٹ ایوان میں پیش جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ہم اس کی چھان بین کروائیں گے اور محکمے کو یہ direction دی جائے گی کہ معزز ممبر سے مل کر اس کا solution نکالا جائے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع لاہور: نئی سڑکوں کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*2874: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

ضلع لاہور میں سال 2011 کے دوران ضلعی حکومت نے کل کتنی نئی شاہرات کی تعمیر اور پرانی شاہرات کی مرمت کی نیز نئی شاہرات کی تعمیر پر اور پرانی شاہرات کی مرمت پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی، الگ الگ تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

ضلع لاہور میں سال 2011 کے دوران ضلعی حکومت نے 20 نئی شاہرات تعمیر کیں جن پر مبلغ۔/6,38,72,081 روپے خرچ ہوئے اور 21 پرانی شاہرات مرمت کیں جن پر کل رقم ۔/4,21,78,564 روپے خرچ ہوئے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور: جعلی مشروبات تیار کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی و دیگر تفصیلات

*2877: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں سال 2011 کے دوران جعلی مشروبات تیار کرنے والی کل کتنی فیکٹریاں پکڑی گئیں نیز کتنے مالکان کو گرفتار سزا اور جرمانہ کیا گیا، الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) سال 2011 کے دوران جعلی مشروبات تیار کرنے والی فیکٹریوں سے جرمانے کی مد سے حاصل ہونے والی کل کتنی رقم موصول ہوئی؟

(ج) سال 2011 کے دوران ضلع لاہور میں جعلی مشروبات تیار کرنے والی فیکٹریوں کے مالکان کا تعلق کس کس شعبہ ہائے زندگی سے تھا نیز ان جعلی مشروبات تیار کرنے والی فیکٹریوں کے مالکان میں کتنے سرکاری ملازمین شامل تھے؟

وزیرلوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) ضلع لاہور میں سال 2011کے دوران جعلی مشروبات کا کاروبار کرنے والی انیس فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی گئی اور آٹھ فیکٹری مالکان کو عدالت سے مبلغ۔/18450روپے جرمانہ ہوا ۔تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2011کے دوران مبلغ۔/18,450روپے جرمانہ ہوا۔

(ج) جو شخص خوراک کے جس شعبہ سے تعلق رکھتا ہوا پکڑا جاتا ہے تو یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ اس کا تعلق قانونی لحاظ سے خوراک کے شعبہ سے ہے، تاہم ان فیکٹری مالکان میں کوئی سرکاری ملازم شامل نہ ہے۔

گوجرانوالہ: جناح لائبریری سے متعلقہ تفصیلات

*3697:چودھری اشرف علی انصاری:کیاوزیرلوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جناح لائبریری گوجرانوالہ میں 2000میں کمپیوٹر لٹریسی پروگرام کا آغاز کیا گیا تھا اور8000مربع فٹ کا ہال اس پروگرام کے لئے مختص کیا گیا تھا لیکن اب عملی طور پر اس کا کوئی وجود نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جناح لائبریری گوجرانوالہ کا کمپیوٹر سیکشن انٹرنیٹ کی سہولت کے ساتھ ساتھ مکمل طور پر ائرکنڈیشن ہے، جسے کرایہ پر دے دیا گیا ہے جبکہ اس کا بل بجلی و دیگر اخراجات لائبریری ادا کرتی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ کمپیوٹر لٹریسی پروگرام کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیرلوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) جناح لائبریری گوجرانوالہ کے ممبران کے لئے پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ گوجرانوالہ کے تعاون سے2000-07-01میں کمپیوٹر ٹریننگ پروگرام شروع کیا گیا۔ اس کے لئے 488مربع

فٹ کا ہال مختص کیا گیا لیکن ممبران کی عدم دلچسپی کے باعث جلد ہی یہ پروگرام ختم کر دیا گیا۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ جناح لائبریری گوجرانوالہ کی انتظامیہ نے 253 مربع فٹ جگہ انٹرنیٹ کی سہولت کے لئے مختص کی ہے جس کا بجلی کا بل، انٹرنیٹ کے اخراجات و دیگر اخراجات متعلقہ ادارہ برداشت کرتا ہے۔ اس مقصد کے لئے لائبریری میں ایک سب میٹر لگایا گیا ہے اور بل بجلی کے خرچ کے مطابق لائبریری کے اکاؤنٹ میں جمع کروا دیا جاتا ہے۔ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جناح لائبریری گوجرانوالہ میں کبھی بھی کمپیوٹر لٹریسی نام کا پروگرام شروع نہیں کیا گیا۔ البتہ لائبریری کے ممبران عورتوں اور بچوں کے لئے کمپیوٹر ٹریننگ پروگرام جو کہ 2001-04-12 کو شروع ہوا لیکن ممبران کی عدم دلچسپی کے باعث ختم ہو گیا۔ تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع پاکپتن: چکوک 102/ڈی اور 104/ڈی میں قبرستانوں سے متعلقہ تفصیلات

*3895: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکپتن کے چک 102/ڈی اور 104/ڈی کے قبرستانوں کی چار دیواری نہ ہونے کی وجہ سے ان قبرستانوں میں ہر طرف سے قبرستانوں کا تقدس مجروح کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ قبرستانوں کے تحفظ کے لئے ان کی چار دیواریاں تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک یہ ضروری کام سرانجام دیا جائے گا؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) پنجاب گورنمنٹ پچھلے تین سالوں سے قبرستانوں کی صورت حال کو بہتر بنانے، ان میں ضروری سہولیات بہم پہنچانے اور قبرستانوں کی چار دیواری بنانے کے لئے فنڈز مہیا کر رہی

ہے۔ مالی سال15-2014میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ پاکپتن کو مبلغ17.235ملین روپے موصول ہوئے اور اس سال آٹھ سکیمیں قبرستانوں کی چار دیواری اور ضروری سہولیات بہم پہنچانے کے لئے شروع کی گئی ہیں جو کہ اب تقریباً تکمیل کے مراحل پر ہیں۔

گورنمنٹ چک نمبر102/Dاور104/D کے قبرستانوں کی چار دیواری بھی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگلے مالی سال میں ان قبرستانوں کی چار دیواری بھی تعمیر کر دی جائے گی۔

ساہیوال: پی پی۔222میں صفائی سے متعلقہ تفصیلات

*6461: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) پی پی۔222 تحصیل و ضلع ساہیوال کے علاقہ میں صفائی کے لئے کتنے اہلکاران کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ علاقہ میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور ان کو اٹھانے والا کوئی نہیں ہے؟

(ج) حکومت کب تک مذکورہ علاقوں کی صفائی کا بندوبست مستقل بنیادوں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) صوبائی اسمبلی کا حلقہ پی پی۔222دیہی علاقہ پر مشتمل ہے۔صفائی کے لئے کوئی اہلکار تعینات نہ ہے بوقت ضرورت سٹی ایریا میں صفائی کا کام روک کر عملہ صفائی بھجوا کر کام کروایا جاتا ہے۔

(ب) دیہاتی ایریا میں صفائی کا انتظام و انصرام بھی ٹی ایم اے کی ذمہ داری ہے مگر عملہ کم ہونے کی وجہ سے دیہاتی علاقوں میں روزانہ کی بنیادوں پر صفائی ناممکن ہے البتہ شکایت کی صورت میں کوڑا وغیرہ اٹھوا دیا جاتا ہے۔

(ج) ٹی ایم اے کو ہدایت جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ تمام علاقہ جات میں صفائی کا خصوصی انتظام کریں۔

ساہیوال: پی پی۔222 میں سڑکوں اور گلیوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*6463: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) یکم جولائی 2010 تا 31۔مارچ 2015، پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں کتنی سڑکیں اور گلیاں پختہ کی گئیں ان کے نام، تخمینہ لاگت، مدت تکمیل، تاریخ آغاز اور ٹھیکیداران کی تفصیل فراہم کی جائے ان میں کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تکمیل ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان میں اکثر سڑکیں اور گلیاں ناقص میٹریل کی وجہ سے اپنی مقررہ مدت سے پہلے ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان ناقص منصوبہ جات کی تحقیقات کے لئے انکوائری کمیٹی بنانے اور ذمہ دار ٹھیکیدار اور محکمہ کے افسران و اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اسکی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) یکم جولائی 2010 تا 31۔مارچ 2015 کی مدت میں ترقیاتی کاموں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تمام منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) محکمہ کو کسی قسم کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

ٹی ایم اے کمالیہ کے عملہ صفائی سے متعلقہ تفصیلات

*7062: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹی ایم اے کمالیہ کے پاس سکر (SUKKER) مشین کتنی ہیں یہ کب خرید کی گئی تھیں ان کے سال 2010-11 سے 2014-15 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ٹی ایم اے کے پاس کتنے سیور مین ہیں ان کی ڈیوٹی کہاں کہاں ہے؟

(ج) یونین کونسل نمبر 79 اور خورشید کالونی کمالیہ میں کون کونسے ملازم صفائی اور سیوریج کی صفائی کے لئے تعینات ہیں اور ان کی نگرانی کون کرتا ہے؟

(د) اگر اس علاقہ کا کسی اعلیٰ افسر نے وزٹ کیا ہے تو کس تاریخ کو اور صفائی اور سیوریج کے نظام میں کیا کیا نقائص پکڑے گئے اور اس بابت کیا ایکشن لیا گیا؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) میونسپل کمیٹی کمالیہ کے پاس ایک عدد سکر مشین ہے جو 2007 میں خرید کی گئی تفصیل اخراجات درج ذیل ہے:

سال 11-2010	5,91,403 روپے
سال 12-2011	7,21,490 روپے
سال 13-2012	8,42,924 روپے
سال 14-2013	9,64,330 روپے
سال 15-2014	8,81,688 روپے
سال 16-2015	7,28,776 روپے
سال 17-2016	6,37,546 روپے

(ب) میونسپل کمیٹی کمالیہ کے پاس کل منظور شدہ سیورمین کی دس عدد اسامیاں ہیں اور درج ذیل جگہوں پر سیورمین کام کر رہے ہیں۔ دو عدد صفائی سیوریج لائنز، دو عدد ڈسپوزل ہائے، دو عدد ایمرجنسی بحالی سیوریج لائنز، چار عدد ڈی سلٹنگ مشین

(ج) سابقہ یونین کونسل نمبر 79 محلہ خورشید آباد وارڈ نمبر 33 میں دو عدد سیوریج لائنز کی صفائی کے لئے تعینات ہیں اور ان کی نگرانی حلقہ سینٹری سپروائزر، سینٹری انسپکٹر اور میونسپل آفیسر (انفراسٹرکچر) کرتے ہیں۔

(د) اس حلقہ میں مورخہ 10-07-2017 کو سینٹری انسپکٹر، حلقہ سپروائزر اور میونسپل آفیسر (انفراسٹرکچر) نے ڈی سلٹنگ پر اسس کا معائنہ کیا۔ تقریباً ایک سال پہلے اس حلقہ میں سیوریج کے پانی کا اوور فلو ہونا مین نقص رہا ہے کیونکہ یہ محلہ ڈسپوزل سٹیشن سے تقریباً چار کلومیٹر دور تھا اور اس علاقہ کے علاوہ دوسرے علاقوں کے پانی کی وجہ سے اوور فلو ہوتا رہتا تھا

لیکن اب نئے ڈسپوزل اسٹیشن مل فتیانہ روڈ نزد نواز شریف پارک بننے سے یہ مسئلہ حل ہو چکا ہے اب کہیں بھی پانی نہ کھڑا ہے اور نہ ہی کوئی مسئلہ ہے۔

چنیوٹ: فائر بریگیڈ کی آگ بجھانے والی گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*7082: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) فائر بریگیڈ چنیوٹ کے پاس آگ بجھانے کی کتنی گاڑیاں ہیں، یہ کس کس ماڈل کی ہیں، کتنی چالو حالت میں ہیں اور کتنی خراب پڑی ہیں؟

(ب) فائر بریگیڈ چنیوٹ کے پاس آگ بجھانے والے کون کون سے آلات اور مشینری ہے یہ کب خریدی گئی؟

(ج) محکمہ فائر بریگیڈ چنیوٹ میں کتنا عملہ تعینات ہے ان کے نام اور عہدے کے ساتھ تفصیلات فراہم کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ 16-جولائی 2015 کو ریل بازار چنیوٹ میں لگنے والی آگ کو بجھانے کے لئے جو گاڑی پہنچیں اس کے واٹر پمپ کا انجن ہی نہیں چل سکا، جس کی وجہ سے کپڑے کی تین پنسار کا ایک تین منزلہ سٹور جل کر راکھ ہو گیا، جس کی وجہ سے 75 لاکھ روپے کا نقصان ہو گیا، کیا اس کے بعد بھی مشینری کی مرمت کروائی گئی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف)

نام گاڑی	تفصیل ماڈل	کیفیت
1-بیڈفورڈ JG-173	1968	ناکارہ حالت میں ہے
2-ہینو FB	2002	درست حالت میں ہے۔
3-سوزوکی پک اپ	2016	درست حالت میں ہے

(ب)

1-	فائر ہوز	300 فٹ
2-	فائر نوزل	دو عدد

3۔	سیفٹی لانگ شوز	تین عدد
4۔	سیفٹی ہیلمٹ	چار عدد
5۔	گیس فلٹر مع ماسک	چار عدد
6۔	فائر آکس	دس عدد
7۔	Fire Extinguisher CO2	5kg تین عدد
		5kg ایک عدد
8۔	ڈرائی پاؤڈر Fire Extinguisher	6kg چار عدد
9۔	فوم ٹائپ Fire Extinguisher	50kg ایک عدد
10۔	ڈرائی کیمیکل پاؤڈر (Fire Extinguisher(DCP	50kg ایک عدد
11۔	واٹر ٹائپ Fire Extinguisher	50 لٹر ایک عدد

یہ سامان مالی سال 17-2016 میں خرید کیا گیا تھا۔

(ج)

نام اہلکار	عہدہ
محمد سلیم	ہیڈ فائر مین
محمد اکرم	فائر مین
فرخ عباس	فائر مین
محمد محسن	فائر مین
محمد حسین	ڈرائیور
قاسم علی	ڈرائیور
محمد نواز	ڈرائیور

(د) اس کے بعد گاڑی ہینو FB کی مرمت کا کام کروایا گیا۔ اب درست حالت میں چل رہی ہے۔

پیدائش، فوتیدگی اور نکاح کے لیٹ اندراج سے متعلقہ تفصیلات

*7177: **الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پیدائش کے لیٹ اندراج کا کیا طریقہ ہے اس کی سرکاری فیس کتنی ہے، لیٹ اندراج کی چھوٹ کتنی ہے؟

(ب) فوتیدگی کے لیٹ اندراج کا کیا طریقہ ہے اس کی سرکاری فیس کتنی ہے، لیٹ اندراج کی رعایت کتنی ہے؟

(ج) نکاح کے لیٹ اندراج کا کیا طریقہ ہے اس کی سرکاری فیس کتنی ہے اور لیٹ اندراج میں رعایت کتنی ہے اگر نکاح کے لیٹ اندراج کا طریق کار نہ ہے تو کیا حکومت نکاح کے لیٹ اندراج کا طریق کار وضع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) پیدائش کے تاخیری اندراج کا طریق کار۔

1) پیدائش کے 61یوم تا سات سال تک ہونے والے اندراج کے لئے درج ذیل دستاویزات متعلقہ چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر یونین کونسل / میونسپل کمیٹی کو پیش کرے گا۔ اور اندراج میں تاخیر کی وجہ بھی بیان کرے گا۔

(a) درخواست دہندہ اندراج کے لئے درخواست بر فارم۔A جمع کروائے گا۔

(b) اشٹام پر تصدیق شدہ بیان حلفی خود و گواہان دوعدد۔

(c) ہسپتال کا جاری کردہ پیدائشی سرٹیفکیٹ یا سکول کا سرٹیفکیٹ یا حفاظتی ٹیکوں کا کارڈ جس پر تاریخ پیدائش درج ہو دیہی علاقہ کی صورت میں لمبردار سے تصدیق شدہ درخواست۔

2) درخواست موصول ہونے پر چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر متعلقہ سیکرٹری / اہل کار کو ریکارڈ پیدائش کی رپورٹ پیش کرنے کو کہے گا کہ وہ رجسٹر میں پہلے سے یہ اندراج نہ ہونے کی تصدیق کرے۔

(iii) اس تصدیق کے بعد چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر اس درخواست پر اپنے طور پر انکوائری کرے گا اور سات یوم کے اندر فیصلہ کرے گا۔ سات سال سے کم تاخیر کی صورت میں مندرجہ بالا دستاویزی ثبوت سامنے آنے پر چیئرمین یا ایڈمنسٹریٹر مطمئن ہو جائے تو اندراج کے تحریری احکامات جاری کرے گا۔

(iv) سات سال سے زائد تاخیر کی صورت میں چیئرمین یا ایڈمنسٹریٹر تحریری طور پر متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر سے رہائشی تصدیق کے لئے لکھے گا۔ رہائش کی تصدیق ہونے کے بعد اسسٹنٹ کمشنر یہ درخواست عمر کے تعین کے لئے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کو بھیجے گا

اور متعلقہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ٹیسٹوں اور تکنیکی طریقے سے عمر کا تعین کرے گا۔ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ موصول ہونے پر چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر اندراج کرنے کا تحریری حکم سیکرٹری / اہلکار کو دے گا۔ جس پر سیکرٹری / اہلکار اس کا اندراج رجسٹر پر کرنے کے بعد نادرا کمپیوٹر سافٹ ویئر میں درج کرے گا۔

(v) لیٹ اندراج کے لئے تمام تر قانونی ضوابط پورے کرنے ہوں گے۔ عدم تعمیل کی صورت میں متعلقہ سیکرٹری یونین کونسل / اہلکار میونسپل کمیٹی ذمہ دار ہوں گے۔

لیٹ اندراج پیدائش پر کسی قسم کی کوئی فیس نہ ہے بلکہ سال 2013 سے حکومتِ پنجاب نے ہر قسم کا جرمانہ معاف کر دیا ہے۔

پیدائش کے اندراج کا شیڈول:

درکار وقت	ذمہ داری	مدت	نوعیت
3یوم	سیکرٹری یونین کونسل / اہل کار میونسپل کمیٹی	60یوم	نارمل اندراج
7یوم	چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر یونین کونسل / میونسپل کمیٹی	61یوم تا 7سال	لیٹ اندراج
20یوم	متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر برائے تصدیق رہائش اور متعلقہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال برائے تعین عمر	7سال سے زائد	بعد از میعاد اندراج

(ب)

i) 61 دن سے لے کر 180 دن تک اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ انکوائری کے ذریعے مکمل چھان بین کے بعد موت کے اندراج کا حکم جاری کرے گا۔

ii) 180 دن کے بعد متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر انکوائری کے ذریعے مکمل چھان بین کے بعد موت کے اندراج کا حکم جاری کرے گا۔ لیٹ اندراج کی کوئی فیس نہ ہے۔

(ج) نکاح کے لیٹ اندراج کا بھی وہی طریقہ ہے جو نارمل اندراج کا ہے اور کسی وقت اندراج ہو سکتا ہے لیکن لیٹ اندراج اور اصل نکاح کی تاریخ مختلف درج ہو گی۔

لیٹ اندراج پر کسی قسم کی کوئی سرکاری فیس یا جرمانہ عائد نہ ہے۔ نکاح کے لیٹ اندراج کی الگ سے کوئی ضرورت نہ ہے۔ اور نہ ہی حکومت کی جانب سے لیٹ اندراج کی علیحدہ سے کوئی طریق کار زیر غور ہے۔

گوجرانوالہ: فائر بریگیڈ سے متعلقہ تفصیلات

*7530: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ انتظامیہ کی لاپرواہی کے باعث فائر بریگیڈ گوجرانوالہ بدحالی کا شکار ہے اور مرکزی اسٹیشن کی بارہ میں سے سات گاڑیاں بغیر استعمال کے ناکارہ ہو چکی ہیں اور واٹر پمپ ایک سال سے خراب پڑا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ افسران رجسٹر حاضری تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ فائر اسٹیشن کے اندر کھڑا پانی اور گندگی کے ڈھیر ڈینگی پھیلانے کا سبب بن رہے ہیں؟

(د) حکومت ان مسائل کے حل کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ اس وقت فائر بریگیڈ ڈیپارٹمنٹ میں کل دس عدد گاڑیاں آگ بجھانے پر مامور ہیں (سوائے ایک گاڑی GAD-4047 جس کی مکمل اوورہالنگ کروانی ہے۔ اس کی مکمل مرمت کا معاملہ بذریعہ مختص فنڈ ورلڈ بنک زیر کارروائی ہے اور جلد مکمل ٹھیک ہو کر قابل استعمال ہو جائے گی جبکہ بقیہ 09 گاڑیاں چالو حالت میں ہیں اور زیر استعمال ہیں نیز مین واٹر پمپ کا بور خراب ہو گیا تھا۔ شعبہ ہذا نے تگ و دو کرتے ہوئے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، گوجرانوالہ کے تعاون سے عرصہ تقریباً ایک سال قبل ٹھیک کروالیا ہے۔

بورنگ کے علاوہ واٹر پمپ بھی نیا نصب کروایا گیا ہے اور ایک سال سے پانی کا مسئلہ نہیں ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ تمام عملہ معمول کے مطابق اپنی ڈیوٹی (بابت آگ بجھانے) احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ البتہ اس وقت فائر سٹیشن کے اندرون کوئی فالتو پانی کھڑا نہ ہے جس کی بناء پر ڈینگی پھیلنے کا اندیشہ ہو۔ البتہ جب بھاری بارش ہوتی ہے تو لامحالہ بارش کا پانی عارضی طور پر کھڑا ہو جاتا ہے جو کہ بعد ازاں فوری نکاس ہو جاتا ہے۔ کوئی گندگی کے ڈھیر نہیں ہیں۔ عملہ اس ضمن میں صفائی کا مکمل خیال رکھتا ہے۔

(د) حال ہی میں فائر بریگیڈ ڈیپارٹمنٹ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے منتقل ہو کر بمطابق پالیسی گورنمنٹ آف دی پنجاب، میونسپل کارپوریشن گوجرانوالہ کی تحویل میں دے دیا گیا ہے۔ اس تبدیلی سے محکمہ ہذا کے چھوٹے موٹے مسائل انتظامیہ میونسپل کارپوریشن کے تعاون سے جلد حل کر لئے جائیں گے۔

سرگودھا: ٹاؤن اور کالونیوں سے واجبات کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*7550: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) سال 10-2009 میں ضلع سرگودھا کی میونسپل حدود میں کتنے ٹاؤن اور کالونیاں بنائی گئی ہیں؟

(ب) کیا ان تمام ٹاؤن اور کالونیوں سے واجبات وصول کئے گئے ہیں تو کتنی آمدنی اس مد میں ہوئی سال وار مہیا کی جائے؟

(ج) اگر ان ٹاؤن اور کالونیوں کے جملہ واجبات وصول نہیں کئے گئے تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور اگر خلاف قانون ان کی اجازت دی گئی ہے تو اس میں ملوث اہلکاروں کے خلاف اگر کوئی کارروائی کی گئی تو تفصیل سے آگاہ کیا جائے نیز کیا حکومت خلاف قانون بنائی گئی کالونیز اور ٹاؤن سے تمام واجبات وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) مالی سال 10-2009 میں صرف ایک ہی سکیم واپڈا ایمپلائز کواپریٹو بھاگٹانوالہ برائے منظوری وصول ہوئی۔ سکیم ہذا حسب ضابطہ منظور شدہ ہے۔

(ب) -/4,31,600 روپے وصول کئے گئے ہیں۔

(ج) سال 10-2009 کے دوران تمام واجبات وصول کر لئے گئے ہیں اور خلاف قانون اجازت نہ دی گئی ہے۔

بہاولپور سرکلر روڈ پر تجاوزات سے متعلقہ تفصیلات

*8925: **ڈاکٹر محمد افضل:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکلر روڈ بہاولپور کے دونوں اطراف تجاوزات کی بھرمار ہے جس کی وجہ سے پیدل چلنا مشکل ہے؟

(ب) کیا حکومت ان تجاوزات کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک یہ تجاوزات ختم کر دی جائیں گی؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) درست نہ ہے۔ سرکلر روڈ کے دونوں اطراف تجاوزات ختم کر دی گئی ہیں اور عوام الناس کی آمد روفت میں کوئی رکاوٹ نہ ہے۔

(ب) جواب دیا جا چکا ہے۔ مزید برآں میونسپل کارپوریشن بہاولپور روزانہ کی بنیاد پر ناجائز تجاوز کنندگان کے خلاف کارروائی کرتی ہے اور ناجائز تجاوزات کی زد میں آنے والا سامان ضبط کر کے داخل سٹور کر دیا جاتا ہے اور ناجائز تجاوز کنندگان کو موقع پر جرمانے بھی عائد کئے جاتے ہیں۔

لاہور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا بجٹ، کمپنی کے ٹھیکے اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*9211: **میاں محمد اسلم اقبال:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) لاہور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا کل بجٹ سالانہ14۔2013 تا16۔2015 کے بارے میں آگاہ کیا جائے؟

(ب) LWMC کو اس وقت کون سی کمپنی / کمپنیز چلا رہی ہیں انکی، تفصیلات مہیا کی جائیں؟

(ج) ان کمپنیز کو ٹھیکہ دینے کی تفصیل بیان کی جائیں؟

(د) پی پی۔148 لاہور میں کتنے ملازمین ان کمپنیز کے کام کرتے ہیں ان کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا کل بجٹ سال14۔2013 میں7.6 بلین روپے،15۔2014 میں 7.9 بلین روپے اور16۔2015 میں 9.5 بلین روپے تھا۔

(ب) LWMC نے اس وقت دو ترکش کمپنیز البیراک اور اوزپاک کو صفائی کا ٹھیکہ دیا ہوا ہے۔

(ج) LWMC کے قیام کے بعد کمپنی نے لاہور کی صفائی کا ٹھیکہ دینے کے لئے بین الاقوامی اخبارات میں اشتہار کے ذریعے سے ٹینڈر طلب کئے۔ PPRA Rules کے تحت تمام قوانین کو مد نظر رکھتے ہوئے بین الاقوامی ٹھیکیداروں کو شمولیت کا موقع دیا گیا۔ ان کمپنیز کی Technical اور Financial Evaluation کی گئی اور سب سے کم Rates کی بنیاد پر البیراک اور اوزپاک کو ٹھیکہ دیا گیا۔

(د) پی پی۔148 میں کل509 ملازمین ان کمپنیز میں کام کر رہے ہیں جن میں سے411 ورکرز سمن آباد ٹاؤن میں،98 داتا ٹاؤن میں کام کر رہے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ہربنس پورہ لاہور میں سیوریج لائن سے متعلقہ تفصیلات

618: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ہربنس پورہ لاہور کے علاقہ یونس ٹاؤن میں کب سیوریج ڈالا گیا تھا؟

(ب) کیا اس ٹاؤن کی نکاسی آب کا پائپ کسی مین لائن میں ڈالا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالونی کے نکاسی آب کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے گندہ پانی گلیوں میں کھڑا رہتا ہے؟

(د) کیا حکومت اس کالونی کا سیوریج سسٹم درست کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) ہربنس پورہ لاہور میں یونس ٹاؤن کے نام پر کوئی کالونی نہ ہے البتہ یونس گارڈن کے نام سے پونے دو ایکڑ پر مشتمل پرائیویٹ کالونی ہے اور سات آٹھ سال سے قائم شدہ ہے۔

(ب) نکاسی آب کا پائپ کسی مین سیوریج لائن میں نہیں ڈالا گیا۔

(ج) درست ہے البتہ سیوریج کا پانی خالی پلاٹوں اور ریلوے لائن کی طرف بہتا ہے۔

(د) اس سلسلہ میں میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور کو مناسب کارروائی کے لئے خط لکھا جا رہا ہے۔

سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی گوجرانوالہ سے متعلقہ تفصیلات

751: چوہدری اشرف علی انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ گوجرانوالہ کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

(ب) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی گوجرانوالہ کب بنائی گئی؟

(ج) محکمہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ گوجرانوالہ اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی گوجرانوالہ میں کتنے ملازمین کون کون سی ذمہ داریاں کب سے ادا کر رہے ہیں؟

(د) محکمہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ گوجرانوالہ اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی گوجرانوالہ کی ذمہ داریاں اور کام کیا کیا ہیں؟

(ہ) گوجرانوالہ میں سالڈ ویسٹ کو کہاں پر ڈسپوز کیا جاتا ہے، کیا اس سے قریبی آبادی متاثر نہیں ہوئی؟

(و) محکمہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ گوجرانوالہ اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی گوجرانوالہ کے مابین مشینری، ملازمین، اثاثہ جات اور ذمہ داریوں کے حوالہ سے کون سا معاہدہ کن بنیادوں اور شرائط پر طے کیا گیا ہے، تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) محکمہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ، گوجرانوالہ کا قیام 2005 میں عمل میں لایا گیا۔

(ب) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی، گوجرانوالہ کمپنی آرڈیننس سیکشن 42 کے تحت جولائی 2013 میں رجسٹرڈ ہوئی اور فروری 2014 میں باقاعدہ کام کا آغاز کیا۔

(ج) محکمہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ گوجرانوالہ کے ملازمین کی تعداد اور ذمہ داریاں کی تفصیل فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(د) محکمہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ گوجرانوالہ کے کام

1: گوجرانوالہ شہر کی 64 یونین کونسلز میں صفائی کی سہولت میسر کرنا۔

2: کوڑے کے ڈھیر کو کنٹینر میں ڈالنا اور پھر ان کنٹینرز کو ڈسپوزل سائٹ پر خالی کرنا۔

3: 2 فٹ کی نالیوں کی صفائی کروانا۔

سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی گوجرانوالہ کے کام اور ذمہ داریاں

1: گوجرانوالہ شہر کی 73 یونین کونسلز میں صفائی کروانا۔

2: Manual Sweeping، Mechanical Sweeping، روڈ واشنگ، 2 فٹ کی نالیوں کی صفائی۔

3: کوڑے کے ڈھیر کو کنٹینر میں ڈالنا اور پھر ان کنٹینرز کو ڈسپوزل سائٹ پر خالی کرنا۔

4: ڈسپوزل سائٹ کا مناسب انتظام کرنا۔

5: ویسٹ کولیکشن اور ٹرانسپورٹیشن

(ہ) گوجرانوالہ میں سالڈ ویسٹ کو گوندلانوالہ ڈسپوزل سائٹ پر ڈسپوز کیا جاتا ہے جو کہ شہر سے 8 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے اور یہ تقریباً 12 ایکڑ رقبے پر محیط ہے۔ اس سے کوئی قریبی آبادی متاثر نہیں ہو رہی ہے۔

(و) SAAMA معاہدے کے تحت سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی محکمہ کے تمام اثاثہ جات، ملازمین، مشینری وغیرہ گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو منتقل کر دیا گیا۔

لاہور: پی پی۔149 میں لگے واٹر فلٹریشن پلانٹس سے متعلقہ تفصیلات

804: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔149 لاہور میں کون کون سی یو سی کی کن کن آبادیوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگے ہوئے ہیں اگر ہاں تو کس کس جگہ واٹر فلٹریشن پلانٹ چل رہے ہیں اور کتنے کب سے بند پڑے ہیں؟

(ب) اگر فضل کالونی اور عمر کالونی پی پی۔149 بند روڈ لاہور میں فلٹریشن پلانٹ چل رہا ہے تو کس جگہ اور یہ کب لگایا گیا تھا اگر ان کالونی میں یہ نہیں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ نے پی پی۔149 لاہور میں CDWA پراجیکٹ کے تحت چھ عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کئے ہیں جو مکمل ہو چکے ہیں اور چل رہے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

I۔	غلام حسین کالونی نزد شیرا کوٹ بند روڈ لاہور	یونین کونسل نمبر 84
Ii۔	پٹوار خانہ تکیہ بابا بورے شاہ بالمقابل واپڈا آفس مین روڈ سانده	یونین کونسل نمبر 85
Iii۔	الحلال مسجد نیو چوبرجی پارک بی بلاک	یونین کونسل نمبر 87
Iv۔	چلڈرن پارک گلفشان کالونی بالمقابل الائیڈ سکول	یونین کونسل نمبر 87

v۔	مہاجر آباد سوڈیوال ملتان روڈ لاہور	یونین کونسل نمبر88
Iv۔	احسان پارک فردوس کالونی نزد منور ہسپتال ایف بلاک گلشن راوی	یونین کونسل نمبر89

(ب) فضل کالونی اور عمر کالونی پی پی۔149 بند روڈ لاہور میں محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی طرف سے CDWA پراجیکٹ کے تحت کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ لگایا گیا ہے جبکہ محکمہ لوکل گورنمنٹ ڈویلپمنٹ کی طرف سے CDWA پراجیکٹ کے تحت کل چھ عدد واٹر فلٹریشن پلانٹ ہی لگانا تھے جو کہ لگا دیئے گئے ہیں۔مزید کوئی پلانٹ لگانا CDWA منصوبہ میں شامل نہ ہے۔

پی پی۔45 میانوالی میں بند واٹر سپلائی سکیموں کو چالو کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1099: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

پی پی۔45 میانوالی میں جو واٹر سپلائی کی سکیمیں بند پڑی ہیں ان کو کب تک چالو کر دیا جائے گا؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) تحصیل آفیسر (آئی اینڈ ایس)، میونسپل ایڈمنسٹریشن میانوالی سے موصولہ رپورٹ کے مطابق تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن میانوالی کے زیر انتظام پی پی۔45 میں کل 67 عدد واٹر سپلائی سکیمز ہیں جن میں سے 57 عدد واٹر سپلائی سکیمز چالو ہیں اور 10 عدد واٹر سپلائی سکیمز بند پڑی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ واٹر سپلائی سکیم احمد نواز خان والی یونین کونسل موسیٰ خیل تحصیل میانوالی
2۔ واٹر سپلائی سکیم موسیٰ خیل رتے والی یونین کونسل موسیٰ خیل تحصیل میانوالی
3۔ واٹر سپلائی سکیم تلو کرانوالی یونین کونسل موسیٰ خیل تحصیل میانوالی
4۔ واٹر سپلائی سکیم آدم خان والا نمبر1 یونین کونسل موسیٰ خیل تحصیل میانوالی
5۔ واٹر سپلائی سکیم شاہ عالم خیل یونین کونسل چھدرو تحصیل میانوالی

6۔ واٹر سپلائی سکیم ابا خیل نمبر 1 یونین کونسل ابا خیل تحصیل میانوالی
7۔ واٹر سپلائی سکیم سلطان والا شرقی یونین کونسل ابا خیل تحصیل میانوالی
8۔ واٹر سپلائی سکیم گلمیری یونین کونسل گلمیری تحصیل میانوالی
9۔ واٹر سپلائی سکیم واں بھچراں یونین کونسل واں بھچراں تحصیل میانوالی
10۔ واٹر سپلائی سکیم پکہ سانداں والا یونین کونسل شادیہ تحصیل میانوالی

مندرجہ بالا سکیموں کو چلانے کے لئے خطیر رقم کی ضرورت ہے ٹی ایم اے کے پاس محدود مالی وسائل کی بناء پر ان سکیموں کو چلانے کے لئے فنڈز میسر نہ ہیں لہٰذا محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو ہدایت کی جائے کہ مندرجہ بالا واٹر سپلائی سکیموں کو چالو کرے۔

راولپنڈی: خاکروب اور سینٹری ورکر کی اسامیوں اور بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

1201: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں کتنی اسامیاں خاکروب اور سینٹری ورکر کی ٹاؤن وار، یونین کونسل وار اور میونسپل کمیٹی وار ہیں؟

(ب) سال 13-2012 اور 14-2013 کے دوران مذکورہ اسامیوں پر کتنے مسلمان سینٹری ورکر یا خاکروب بھرتی کئے گئے ان ملازمین کے نام، جگہ تعیناتی، پتا جات اور شناختی کارڈ نمبر کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مسلمان سینٹری ورکرز اور خاکروبوں کی وجہ سے صفائی کا کام ٹھیک طرح سے نہ ہو رہا ہے؟

(د) اس وقت ضلع ہذا میں کتنی اسامیاں اس عہدہ کی خالی ہیں اور حکومت ان اسامیوں کو کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف،ب،ج،د) ضلع راولپنڈی میں آٹھ تحصیلیں ہیں جن میں سے راول ٹاؤن، مری، پوٹھوہار، ٹیکسلا ٹاؤن، کلر سیداں، گوجر خان اور مین راولپنڈی سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے

صفائی کا کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔اور اب البیراک ترکش کمپنی راول ٹاؤن اور مری میں کام سرانجام دے رہی ہیں۔

ٹی ایم اے میانوالی کے ملازمین کی تفصیل

1437: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ٹی ایم اے میانوالی میں کتنے ملازمین مستقل اور کتنے ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں ان ڈیلی ویجز/ مستقل ملازمین کی علیٰحدہ علیٰحدہ مکمل فہرست عہدہ وار فراہم کی جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

ٹی ایم اے میانوالی میں 258 مستقل 149 ڈیلی ویجز اور 174 ورک چارج ملازمین کام کر رہے ہیں ان کی علیٰحدہ علیٰحدہ مکمل فہرست عہدہ وار تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

ضلع میانوالی: واٹر فلٹریشن پلانٹس سے متعلقہ تفصیلات

1439: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں کل کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس کہاں کہاں لگائے گئے ہیں، ان میں سے کتنے پلانٹس اس وقت درست کام کر رہے ہیں اور کتنے خراب ہیں؟

(ب) خراب واٹر فلٹریشن پلانٹس کو چالو کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) ضلع میانوالی میں کل 42 عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں جن میں سے 6 پلانٹ کام کر رہے ہیں باقی 36 فلٹریشن پلانٹس بند پڑے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	تحصیل	کل لگائے گئے پلانٹس	چالو حالت	خراب حالت
1۔	ڈسٹرکٹ کونسل، میانوالی	36	6	30

2-	میونسپل کمیٹی، عیسیٰ خیل	2	=	2
3-	میونسپل کمیٹی، کمار مشانی	1	=	1
4-	میونسپل کمیٹی، کالاباغ	1	=	1
5-	میونسپل کمیٹی، داؤد خیل	1	=	1
6-	میونسپل کمیٹی، میانوالی	1	=	1
7-	میونسپل کمیٹی، پپلاں	0	=	=
8-	میونسپل کمیٹی، کندیاں	0	=	=
	ٹوٹل	42	06	36

(ب) جملہ پلانٹس کی نگرانی متعلقہ ٹی ایم اے آفس کے ذمہ ہے۔ ٹی ایم اے کے پاس خراب فلٹریشن پلانٹس کو درست کرنے کے لئے فنڈز موجود نہ ہیں لہٰذا جب تک فنڈز کی دستیابی نہیں ہوتی خراب فلٹریشن پلانٹس کو ٹھیک کروانا ممکن نہ ہے۔

گجرات: پی پی-113 لنک روڈ مچھیانہ تا کنجاہ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1505: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات پی پی-113 میں لنک روڈ مچھیانہ جو تا کنجاہ پر کب کام شروع ہوا اور کب ختم ہو گا؟

(ب) اس منصوبہ پر کتنی لاگت آرہی ہے اس کا ٹھیکہ جب ہوا کتنے ٹھیکیداروں نے اس میں حصہ لیا اور کیا یہ ٹھیکہ میرٹ پر دیا گیا تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) اگر اس پر کام بند ہے تو حکومت اس کو کب تک شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) اس سکیم پر کام مورخہ 09.01.2015 کو شروع ہوا اور اس کا افتتاح شائل احمد خواجہ کمشنر گوجرانوالہ نے کیا۔ اس سڑک پر کام دسمبر 2016 کو مکمل ہو جائے گا۔

(ب) کنجاہ سے مچھیانہ سڑک کا تخمینہ لاگت 45.950 ملین ہے۔ اس کام میں تین ٹھیکیداروں نے حصہ لیا اور قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے کام میرٹ پر الاٹ کیا گیا۔

(ج) مچھیانہ سڑک کی تعمیر کا کام جاری ہے۔

رحیم یار خان: صادق آباد تاج چوک بائی پاس سے مختلف بستیوں کو جانے والی سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1522: قاضی احمد سعید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تاج چوک بائی پاس صادق آباد سے بستی جھنگ، بستی فتح محمد ارائیں، بستی غلام رسول، بستی چودھری اقبال، بستی محمد ابراہیم موڑ والی، بستی شیر محمد ارائیں، بستی بند روڈ ، بستی حسن خان پٹھان سمیت دیگر بستیوں کے لئے سڑک بارش کے دنوں میں دلدل کی شکل اختیار کر جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قیام پاکستان سے اب تک اس پر سولنگ یا پکی سڑک کی تعمیر کے لئے کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) تاج چوک بائی پاس صادق آباد سے بستی جھنگ، بستی فتح محمد آرائیں غلام رسول، بستی چودھری اقبال، بستی محمد ابراہیم موڑ والی، بستی شیر محمد آرائیں، بستی بند روڈ، بستی حسن خان پٹھان سمیت دیگر بستیوں کا فاصلہ 7.00 کلو میٹر ہے۔ جس میں صرف 0.50 کلو میٹر پختہ سڑک ہے اور 1.00 کلو میٹر سولنگ ہے جبکہ باقی 5.50 کلو میٹر کچہ راستہ ہے جو کہ بارش کے دنوں میں دلدل کی شکل اختیار نہیں کرتی ہے۔

(ب) کل فاصلہ 7.00 کلو میٹر ہے۔ جس میں صرف 0.50 کلو میٹر پختہ سڑک ہے اور 1.00 کلو میٹر سولنگ ہے جبکہ باقی 5.50 کلو میٹر کچہ راستہ ہے۔ جس کے لئے ابھی تک کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا۔

(ج) حکومت اس سڑک کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے۔

میونسپل کمیٹی ڈسکہ میں ڈیلی ویجز پر بھرتی ملازمین کی تفصیلات

1558: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

میونسپل کمیٹی ڈسکہ میں کتنے افراد ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں غیر قانونی ڈیلی ویجز پر ملازمین بھرتی کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور ان کی تنخواہوں پر کتنا ماہانہ روپیہ خرچ ہو رہا ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ڈسکہ سابقہ میونسپل کمیٹی ڈسکہ میں 122 افراد ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں جن میں سے کوئی بھی غیر قانونی طور پر بھرتی نہ کیا گیا ہے اور ان کی تنخواہوں پر ماہانہ تقریباً 16 لاکھ روپے خرچ آ رہا ہے۔

میونسپل کمیٹی ڈسکہ میں سینٹری ورکرز سے متعلقہ تفصیلات

1559: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی ڈسکہ میں اس وقت کتنے سینٹری ورکرز کام کر رہے ہیں ان میں سے کتنے کرسچین اور کتنے سینٹری ورکر مسلمان ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مسلمان سینٹری ورکرز نالیوں اور سیوریج کی صفائی کا کام نہیں کرتے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ڈسکہ سابقہ میونسپل کمیٹی ڈسکہ میں 203 سینیٹری ورکرز کام کر رہے ہیں جن میں سے 173 کرسچیئن ملازمین اور 30 مسلمان ملازم شامل ہیں۔ لسٹ سینیٹری ورکرز ملازمین غیر مسلم اور مسلم تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) مسلمان سینیٹری ورکرز نالیوں اور سیوریج کی صفائی پر اب کام کر رہے ہیں ڈیوٹی روسٹر تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

پی پی-35 سرگودھا کے دیہات میں صفائی اور دیکھ بھال کی سہولت کی فراہمی

1589: **چودھری فیصل فاروق چیمہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حیدر آباد ٹاؤن، چک 71 شمالی، 79 شمالی اور ریماؤنٹ ڈپو حلقہ پی پی-35 تحصیل و ضلع سرگودھا کے انتقالات اور رجسٹری وغیرہ کی صورت میں ٹی ایم اے سرگودھا فیس وصول کرتی ہے اور گاہے بگاہے ٹیکس بھی لگاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹیکس اور فیس کی مد میں رقومات کی وصولی کے علاوہ ٹی ایم اے سرگودھا ان علاقہ جات کو کسی بھی قسم کی سہولیات بالخصوص صفائی وغیرہ مہیا نہ کرتی ہے؟

(ج) کیا ان علاقوں کی صفائی اور دیکھ بھال بھی ٹی ایم اے کے ذمہ داری نہ ہے، اگر ہاں تو یہ سہولیات کب تک ان علاقہ جات میں فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست ہے حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں منتقلی جائیداد ٹیکس کا یکساں شرح سے نفاذ بحساب ایک فیصد کر رکھا ہے اور ٹی ایم اے سرگودھا اپنی حدود میں اسی شرح سے رجسٹری / انتقالات فیس وصولی کر رہی ہے۔

(ب) ٹی ایم سرگودھا اپنے وسائل اور عملہ صفائی کے مطابق تحصیل بھر میں صفائی کا انتظام و انصرام کر رہی ہے۔

(ج) ٹی ایم اے سرگودھا اپنے محدود وسائل کے مطابق تندہی سے صفائی ستھرائی کا انتظام کر رہی ہے۔ تاہم ٹی ایم اے کی مالی حالت میں بہتری اور مزید عملہ صفائی کی بھرتی کے بعد ہی دیہی علاقے میں صفائی کا انتظام کروایا جاسکتا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کیا میرے سوال کو pending کیا جاسکتا ہے؟

جناب سپیکر: یہ نہیں ہو سکتا اگر ہو سکتا ہوتا تو میں ضرور کر دیتا۔ جی، لیڈر آف دی اپوزیشن!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اسمبلی کے باہر ہر دوسرے دن احتجاج کی وجہ سے گھنٹوں ممبران اسمبلی کو کھڑا ہونا پڑتا ہے۔۔

جناب سپیکر: آپ دیر سے تشریف لائے ہیں اس پر پہلے بات ہو چکی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں بھی پون گھنٹہ وہاں رُکا رہا ہوں، اِدھر سے بھی راستہ بند تھا اور اُدھر سے بھی بند تھا۔ نئی اسمبلی بلڈنگ بننے میں شاید ابھی ٹائم لگے گا میری تجویز یہ تھی کہ آپ ایک سرنگ بنوا دیں کیونکہ حکومت ناکام ہوگئی ہے اس لئے ہر روز مظاہرے اور جلوس ہوتے ہیں۔ یہاں قرارداد پر عملدرآمد یہ نہیں کروا سکتے اس لئے ایک سرنگ جی ٹی روڈ سے اسمبلی ہال تک، دوسری سرنگ موٹروے سے اسمبلی ہال تک بنائی جائے تاکہ ممبران اسمبلی بلا روک ٹوک یہاں اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے آسکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کروں گا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف اگر خود یہاں آتے تو شاید یہ کورم جتنی دفعہ ٹوٹا ہے یہ بھی نہ ٹوٹتا۔ اب وہ پھر بھاگ گئے ہیں، اُن کی ایک ٹانگ لندن ہوتی ہے اور کبھی کہیں ہوتی ہے۔ میں انہیں یہ مشورہ دوں گا کہ وہ اسی تنخواہ پر کام کریں ان کے ہاتھ میں وزارت عظمیٰ اور پارٹی لیڈر شپ کی لکیر نہیں ہے۔ وہ یہاں آئیں کیونکہ پنجاب کی عوام سراپا احتجاج ہے، یہاں پر خواتین سڑکوں اور چوکوں چوراہوں پر بچے جنم دے رہی ہیں، ہسپتالوں کا بُرا حال ہے، کلرک سڑکوں پر ہیں، نابینا افراد سڑکوں پر ہیں اور کسان مزدور سڑکوں پر ہیں تو لندن جانے کی بجائے اس مسئلے پر توجہ دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! لندن جانے سے انہیں وزارت عظمیٰ ملنی ہے اور نہ پارٹی کی صدارت ملنی ہے کیونکہ ان کے ہاتھ پر لکیر نہیں ہے میں ان کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، مخدوم سید محمد مسعود عالم مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ میری گزارش ہوگی کہ یہ توسیع کی تحریک پیش کرنے کے رواج کی حوصلہ افزائی نہیں ہونی چاہئے۔ آپ کو آخری بار موقع مل رہا ہے اس کے بعد آپ کو ان کے بارے میں موقع نہیں ملے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مسودہ قانون (ترمیم) جیل خانہ جات اور نشان زدہ سوال نمبر 8025 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

مخدوم سید محمد مسعود عالم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

1. The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No.30 of 2017) moved by Miss Hina Pervaiz Butt, MPA (W-353)
2. Starred Question No.8025 asked by Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No.30 of 2017) moved by Miss Hina Pervaiz Butt, MPA (W-353)
2. Starred Question No.8025 asked by Mr. Ehsan Riaz Fatyana MPA, (PP-58)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

1. The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No.30 of 2017) moved by Miss Hina Pervaiz Butt, MPA (W-353)
2. Starred Question No.8025 asked by Mr. Ehsan Riaz Fatyana MPA (PP-58)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو کمپنیوں کے ایکٹ پاس ہوئے اور بہت ساری کمپنیاں بنیں جس میں 80۔ارب روپے کی کرپشن رپورٹ ہوئی ہے۔ اس میں جو کمیٹی بنائی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح ایک مثال ہے کہ "دودھ کی راکھی بلا" اگر آپ نے اس کی genuine تحقیقات کروانی ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ اس میں جو گھپلے ہوئے ہیں وہ سامنے آئیں تو اس پر اپوزیشن لیڈر کی زیر صدارت کمیٹی بنائے جائے جس میں اپوزیشن اور حکومت کے برابر اراکین ہوں تاکہ جو حقائق ہیں، جو 80۔ارب روپے لوٹا گیا ہے اس کے بارے میں اصل حقائق قوم کے سامنے آسکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی کمیٹی قطعی طور پر مناسب ہی نہیں ہے اور اس پر ہمیں اعتماد بھی نہیں ہے کیونکہ اس میں وہی لوگ ہیں جو اس کرپشن کے ذمہ دار ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے یہ گزارش ہو گی کہ اپوزیشن لیڈر جس طرح PAC کے چیئرمین ہیں انہی کی سربراہی میں وہ کمیٹی بنائی جائے۔

جناب سپیکر: وہ کمیٹی میں نے نہیں بنائی، میں نے کوئی ایسی کمیٹی نہیں بنائی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ نے نہیں بنائی وہ حکومت نے بنائی ہے۔

جناب سپیکر: حکومت نے بنائی ہوگی میں نے نہیں بنائی۔ بڑی مہربانی۔

قواعد کی معطلی کی تحریک پیش ہوئی ہے۔ وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان اور میاں محمد اسلم اقبال، ایم پی اے صحافیوں پر حملے کی مذمت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صحافیوں پر حملے کی مذمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صحافیوں پر حملے کی مذمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صحافیوں پر حملے کی مذمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔جی،وزیر قانون!

صحافی احمد نورانی ودیگر پر حملوں کی پُرزور مذمت

وزیر قانون وپارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر!یہ قرارداد اپوزیشن اور حکومتی بنچوں کی طرف سے مشترکہ طور پر پیش کی جارہی ہے۔لیڈر آف دی اپوزیشن اور میں نے اس کو sign کیا ہے۔

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صحافی احمد نورانی سمیت دیگر صحافیوں پر نامعلوم افراد کی جانب سے کئے گئے حالیہ حملوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے اور انہیں آزادی صحافت پر حملہ تصور کرتا ہے۔

یہ ایوان ان حملوں کی پرزور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ صحافیوں پر حملہ کرنے والوں کو فوری گرفتار کیا جائے اور انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صحافی احمد نورانی سمیت دیگر صحافیوں پر نامعلوم افراد کی جانب سے کئے گئے حالیہ حملوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے اور انہیں آزادی صحافت پر حملہ تصور کرتا ہے۔

یہ ایوان ان حملوں کی پرزور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ صحافیوں پر حملہ کرنے والوں کو فوری گرفتار کیا جائے اور انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صحافی احمد نورانی سمیت دیگر صحافیوں پر نامعلوم افراد کی جانب سے کئے گئے حالیہ حملوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے اور انہیں آزادی صحافت پر حملہ تصور کرتا ہے۔

یہ ایوان ان حملوں کی پرزور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ صحافیوں پر حملہ کرنے والوں کو فوری گرفتار کیا جائے اور انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں۔ یہ تحریک استحقاق ہے اس کا جواب نہیں آیا اور محرک بھی نہیں ہیں لہٰذا اس استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں مبارکباد پیش کرتا ہوں لیکن پرائمری سکولوں پر جو قادیانیوں کا حملہ ہو چکا ہے اس کے متعلق بھی مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ اب قادیانیوں کا ہسپتالوں پر بھی قبضہ ہونے لگا ہے اس لئے اس کے متعلق بھی مجھے اجازت دیں۔ قادیانیوں نے پرائمری سکولوں پر حملہ کر دیا ہے۔ یہ بچوں پر حملہ نہیں ہے بلکہ یہ پورے ملک پر قبضہ کرنے کی ٹھان رہے ہیں لہٰذا آپ اس بارے میں مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت عنایت فرمائیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ یہ تحریک التوائے کار میاں طارق محمود کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

پنجاب کی گندم بر آمد کرنے میں محکمہ خوراک کی ملی بھگت سے اربوں روپے کے نقصان کا انکشاف

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ 2014 میں صوبہ پنجاب میں گندم کی پیداوار وافر مقدار میں ہوئی، ذخائر میں بھی وافر گندم موجود تھی اس پر فیصلہ کیا گیا کہ گندم کو بر آمد کیا جائے جس پر صوبائی و وفاقی حکومتوں نے علیحدہ علیحدہ سبسڈی دی۔ گندم کی بر آمد 31۔اکتوبر 2017 تک جاری رہے گی۔ گندم بر آمد کرنے کا بڑا مقصد یہ بھی تھا کہ غیر ملکی زرمبادلہ پاکستان آئے گا جو ملکی معیشت کے استحکام میں اہم کردار ادا کرے گا۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان نے گندم کی بر آمد کے حوالے سے افغانستان کے لئے نرم ایکسپورٹ پالیسی یا آسان طریقے سے گندم بر آمد کرنے کے لئے ایک لیٹر جاری کیا کہ افغان پارٹی جس نے گندم خرید کرنی ہے وہ پاکستان آکر زرمبادلہ کی صورت میں غیر ملکی کرنسی یعنی ڈالر پاؤنڈ وغیرہ جمع کرائے لیکن لیٹر کے آخر میں یہ جملہ بھی لکھا گیا کہ:

"This all procedure is only for normal export"

جناب سپیکر! گندم کی بر آمد میں گورنمنٹ کے ذخائر اور پیسا involve ہونے کی وجہ سے normal export والی بات تو ختم ہو گئی لیکن غیر قانونی کام کرنے والے فلور مل مالکان نے محکمہ خوراک کے افسران اور ٹاؤٹوں سے ملی بھگت کر کے افغان ٹریڈرز کے جعلی لیٹرز لگائے اور ان کے ناموں سے گندم کی خرید کے لئے ڈالرز بنکوں میں جمع کرائے۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان کی اس نرم پالیسی کی بناء پر شاطر فلور مل مالکان نے اپنے چھوٹے فائدے کے لئے وطن عزیز کو بڑا نقصان پہنچانے کے مکروہ حربے استعمال کئے جس میں وہ گھر کے بھیدی کی وجہ سے کامیاب بھی ہوئے۔ اس سلسلہ میں لوکل مارکیٹ سے یعنی پاکستان کے اندر سے ہی ڈالر خریدے گئے اور افغان ٹریڈرز کے نام سے بنکوں میں جمع کرائے جس کی

وجہ سے اس وقت ڈالر فوری طور پر 102 روپے سے 106 روپے پر چلا گیا اور افغانستان سے جو زرمبادلہ پاکستان آنا تھا وہ بھی نہیں آسکا۔ گندم کی برآمد کے حوالے سے ملک وصوبہ پنجاب کو دانستہ طور پر اربوں روپے کا نقصان پہنچایا گیا۔ اس سارے معاملہ میں محکمہ خوراک پنجاب کے بہت سے کردار شامل ہیں جن کی سازش، ملی بھگت اور ملک دشمنی کی وجہ سے ملک وصوبہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ پاکستان اور صوبہ پنجاب کے عوام میں گندم کی برآمد کے حوالے سے انتہائی بے چینی، اضطراب اور غم وغصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: No, please have your seat. جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 986/17 جناب احمد خان بھچر، یہ suspend تھے، اب غالباً بحال ہو گئے ہیں لیکن یہاں ابھی تک suspend لکھا ہوا ہے، جناب محمد سبطین خان، ملک تیمور مسعود کی ہے۔ جی، تینوں میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہے۔ جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 995/2017 بھی ان کی ہے لیکن ایک ہو گئی ہے اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1001/2017 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار پڑھی گئی تھی اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1019/2017 بھی ملک تیمور مسعود کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار ابھی پڑھی نہیں گئی، جناب محمد شعیب صدیقی!۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، میرے پاس کوئی request آتی تو میں ضرور کرتا، مجھے وہ کچھ کہتے، میرے خیال میں وہ نہیں ہیں، اس طرح ٹھیک نہیں ہے۔ ان کو ابھی رہنے دیں، مہربانی کریں۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت 16-2015 پر بحث ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! زیرو آور نوٹس بھی ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ بھی دیکھتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پلیز! مجھے یہ کر لینے دیں۔

A Minister to move discussion on the annual report of the Punjab Pension Fund for the year 2015-16.

جی، محترمہ وزیر خزانہ!۔۔۔ ہم تو کچھ اور کرنے لگے تھے لیکن۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کارروائی سے پہلے کورم پورا کروالیں۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: گنتی کی گئی ہے۔ کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(101)/2017/1668. Dated: 30th October 2017. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of

Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **Monday, 30th October 2017** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the
30th October, 2017

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"